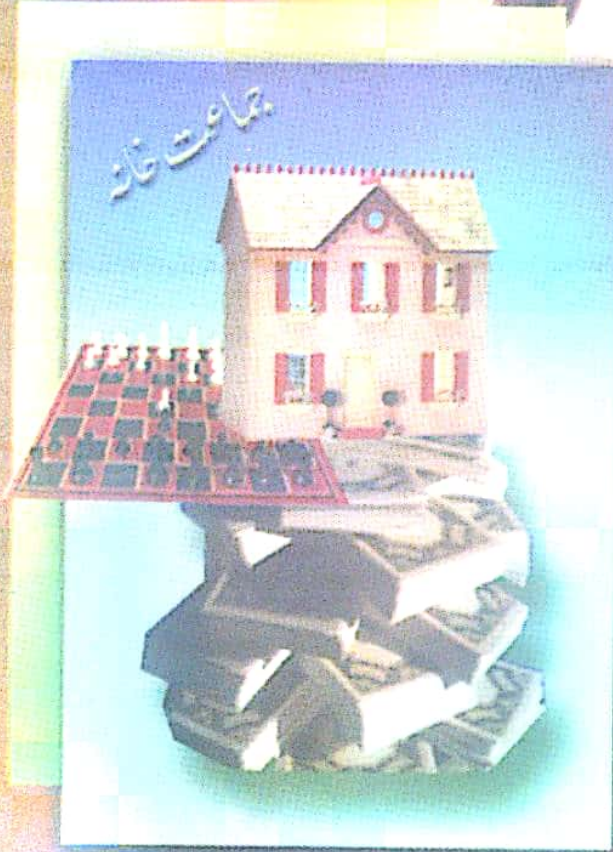




آغا خانی کی مذہبی کہانی



شیخ المشیر العبدیت استاد العلماء دینیہ سلسلہ تقریر

علامہ مفتی محمد فیض احمد ایوبی قادری رضوی مدظلہ العالی

مولانا فضیل رضا قادری عطاری

باہتمام

سبزی واری پبلشرز

ناشر

عطاری کتب خانہ، G.K. 2/44

شہید مسجد کھارلور، کراچی، پاکستان فون 6280543-8303

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام : آغا خانی کی مذہبی کہانی
مصنف : حضرت علامہ فیض احمد اویسی مدظلہ العالی
باہتمام : محمد فضیل رضا عطاری
پروف ریڈنگ : علامہ طارق عطاری
کمپوزنگ : حنیف گرافکس اردو بازار کراچی فون: 2217649
اشاعت اول : جمادی الثانی ۱۴۲۲ھ بمطابق ستمبر 2001ء
قیمت : 35/- روپے

سبز واری پبلشرز

ہر قسم کی چھپائی کا مرکز بالخصوص دینی کتابوں کی اشاعت
کے سلسلے میں خصوصی رعایت۔ اس کے علاوہ حضرت علامہ
مفتی فیض احمد اویسی مدظلہ العالی کی کتب شائع کروانے کے
لیے آج ہی رابطہ فرمائیں۔

سبز واری پبلشرز

فون: 0303-6208968

فہرست

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر	نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
۱	عرض ناشر	۲	۱۴	قرامطہ کے گرتوتوں	۱۹
۲	دور حاضرہ	۷		کا نمونہ	
۳	الجواب	۷	۱۵	شارح مشکوٰۃ مجدد	۱۹
۴	آغا خانی کفر و ارتداد	۸		دوراں	
	کی زد میں کیوں؟		۱۶	عقلی دلیل	۲۰
۵	آغا خانی فرقہ کے کفریات	۹	۱۷	شارح بخاری محقق	۲۱
	اسلاف نے فرمایا		۱۸	احناف	
۶	صالحین	۱۱	۱۹	عقائد آغا خانی	۲۳
	تعارف فرقہ آغا خانی		۲۰	حقیقی کلمہ	۲۳
۷	اسماعیلیہ کا تعارف	۱۲	۲۱	یا علی مدد	۲۴
۸	اسماعیلیہ کی مختصر تاریخ	۱۲	۲۲	پیر شاہ	۳۰
۹	اسماعیلیہ کو باطنیہ کے نام سے موسوم کرنے	۱۳	۲۳	علی کو اللہ کہہ کر اس کا	۵۹
۱۰	اسماعیلیہ کو باطنیہ کے	۱۴		سہارا حاصل کرو	
	نام سے موسوم کرنے		۲۳	اسم اعظم کی عنایت	۶۶
	کی وجوہات				
۱۱	باطنیہ کے اصول	۱۵			
	اساسی				
۱۲	تاریخ مذہب آغا خانی	۱۶			
۱۳	اسماعیلیہ اپنے اسما	۱۶			
	تاریخ کے آئینے میں				

عرض ناشر

الحمد لله رب العالمين و الصلوة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين

اما بعد ۞ فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم ۞ بسم الله الرحمن الرحيم

قادیانیت بہائیت اور ذکرِ مذہب کی طرح اسمعیلی مذہب بھی جو ”آغا خانی“ کے نام سے معروف ہے کوئی اسلامی فرقہ نہیں بلکہ ایک مستقل مذہب ہے مگر اس مذہب کے ماننے والوں نے اپنے اس مذہب کی تعلیمات کو پردہ میں چھپا رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نہ عام لوگوں کو اس مذہب کے اصول و عقائد معلوم ہیں نہ اہل علم حضرات کو بلکہ خود آغا خانی حضرات کی بڑی اکثریت بھی اپنے مذہب کے اصول مباردی اور آثار و نتائج سے بے خبر ہے۔ بس چند رسمیں ہیں جو باپ دادا کی تقلید میں پوری کی جا رہی ہیں اس کے علاوہ وہ کچھ نہیں جانتے کہ مذہب کیا ہے؟ مذہب کی غرض و غایت کیا ہے۔

اس وقت پاکستان میں آغا خانی مختلف علاقوں میں آباد ہیں اور آج کل مختلف طریقوں سے اپنا اثر و رسوخ بڑھانے کی کوششوں میں مصروف ہیں جس سے ملک کی سالمیت اور بقا کو بھی خطرہ لاحق ہے اور ملت کے نقصان کا بھی اندیشہ ہے۔ اس لیے نہایت ضروری تھا کہ مسلمان بھائیوں کو اس فرقہ کی اصل حقیقت سے واقف کیا جائے تاکہ کسی بھی پیش آنے والے خطرہ سے مقابلہ کر سکیں اور ملک و ملت کی حفاظت کر سکیں انھی وجوہات کی بنا پر قبلہ ”علامہ فیض احمد اویسی صاحب“ نے ”آغا خانی کی مذہبی کہانی“ تحریر فرمائی۔

الحمد لله آپ نے اپنی اس کتاب میں اس باطنی فرقہ کے رخ سے نقاب الٹ

دی ہے اور یہ ثابت کر دیا ہے کہ اس فرقہ باطنیہ کو کس طرح بھی مسلمان شمار کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

آپ نے اپنی اس کتاب میں خود آغا خانی حضرات کی مسند کتابوں سے مختصر نمونے اور حوالے اور ان کی کتابوں سے عکس شائع کر کے ثابت کیا ہے کہ یہ مسلمان فرقہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک ہندو فرقہ ہے۔

اللہ تعالیٰ قبلہ ایسی صاحبِ وجہ، خیر عطا فرمائے کہ جنہوں نے ”آغا خانی مذہب کی کہانی“ تحریر فرما کر مسلمانوں کو اس فتنے سے بچانے کی کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت کے قلم میں ایسی طاقت عطا فرمائے جو دشمنانِ اسلام کے سروں کو قلم کرتی رہے اور تمام مسلمان بھائیوں کو اس کتاب سے فیضِ باب ہو کہ اس فتنے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاء النبی الامین ﷺ

محمد فضیل رضا عطاری

۲۸ ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ بمطابق ۱۷ ستمبر ۲۰۰۱ء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

الحمد لله الذى خلق السموات والارض وحل الطست والنور ومن
على المؤمنين ادبعث فيهم رسولا ۝ رسول وحبيبه رحمة للعالمين
الذى من تمسلك بذيله نال سعادة الدارين ومن احب الصلوة عليه فاز
فى الكونين فوزا عظيما ۝ وصلى الله تعالى عليه وعلى اله واصحابه
واولياء امته و علماء ملتة صلالة دائمة بدوام ملكه باقية ببقائه لا منتهى
لها الى يوم الدين ۝ اما بعد !

آغا خانى فرقہ نہ صرف ہمارے نزدیک خارج از اسلام ہے بلکہ انکو اکابر عرصہ پہلے
کافر و مرتد قرار دے چکے ہیں۔

سراج البند شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (المتوفى ۱۲۳۹ھ) تحفہ انا عشریہ میں لکھتے
ہیں۔ اسمعیلیوں پر بغیر کسی اختلاف کے کفر و ارتداد کا حکم نافذ ہے۔ بلکہ وہ خود بھی خود کو
مسلمان کہلوانے کے حق میں نہیں اور نہ دنیا میں کہیں انہوں نے مسجد بنوائی۔ اس لئے کہ
وہ نماز کو فرض ہی نہیں سمجھتے ہیں۔ صرف جماعت خانے بنواتے ہیں جس میں شام کو سب
عورت مرد جمع ہو کر کچھ تفریح کر لیتے ہیں وہ دنیاوی کاموں میں جو کچھ بھی حصہ لیں یہ ان
کا فعل ہے۔ مگر مال و دولت کا الٹچ دے کر اگر مسلمانوں کو اسلام سے پھیرتے ہیں اور
اپنی جماعت میں داخل کرتے ہیں اور صدیوں پہلے انکے بارے میں آئمہ اسلام کا وہی
خیال تھا جو ہمارا ہے چنانچہ حضرت امام حجتہ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی (المتوفى
۵۰۵ھ) اپنے رسالہ المتفريہ جو الفخايج الباطنيہ، کے نام سے مشہور ہے لکھتے
ہیں۔

ان کے (اسمعیلیوں کے) بارے میں مختصر بات یہ ہے کہ خون، مال، نکاح، ذبح،

فیصلوں کے نفاذ اور قضائے مبادیات کے بارے میں ان کا حکم مرتدین کا ہے لیکن ان کی جان لینے کے بارے میں ان کے ساتھ کافر اصلی کا معاملہ نہیں کیا جائیگا کیونکہ کافر اصلی کے معاملہ میں براہ راست حکومت کو اختیار ہے کہ بطور احسان ان کو چھوڑ دے یا فدیہ لیکر چھوڑ دے یا ان کو قتل کر دے یا ان کو غلام بنالے لیکن مرتدین کے معاملے میں اس کو یہ اختیار نہیں۔ ان کو غلام نہیں بنایا جاسکتا، نہ ان سے جزیہ قبول کیا جاسکتا ہے۔ نہ ان کو بطور احسان یا فدیہ لے کر چھوڑا جاسکتا ہے بلکہ ان کا قتل واجب ہے اور خدا کی زمین کو ان کے ناپاک وجود سے پاک کر دینا ضروری ہے یہی حکم ان باطنیوں اتمعلیوں کا ہے جو کہ عقیدہ رکھتے ہیں۔

دور حاضرہ

ہمارے اس دور میں بھی ان پر کفر و ارتداد کا فتویٰ ہے امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کے ملاوہ دیوبند کا فتویٰ بھی اسی طرح ہے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ ردالرفعتہ میں انکے کفر و ارتداد کی تصریح فرمائی ہے اور دیوبندی فرقہ کے دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ بھی یہی ہے جیسے ہم نے کہا چنانچہ فتاویٰ میں انکے متعلق سوال کے جواب میں لکھا

الجواب

سوال میں اس فرقہ کے جو عقائد لکھے گئے ہیں اگر وہ صحیح ہیں تو ان کے کافر ہونے میں قطعاً کوئی شبہ نہیں ہے اور ان کے مرنے والے کے ساتھ وہ تمام مذہبی معاملے نہیں جو مسلمانوں کے لئے انصاف میں ہیں نہ نماز جنازہ درست ہوگی نہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا اسی طرح ان کے ساتھ نکاح کرنا بھی جائز نہیں ہوگا اور نہ ان کا ذبیحہ جائز ہوگا

اور نہ مسلمانوں کا جیسا برتاؤ کرنا ہیئتہ اظہر ان الرافضی ان کان ممن یعتقد
لألوهیة فی علی او ان جبریل غلط فحالو حی فہو کافر لمحا نقہ اقواطع
المعلومة من الدین بالضرورة (رد المحتار)۔

ضروریات دین نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ جیسے ارکان کا جو منکر ہو اس کے کفر میں کوئی
شبہ نہیں رہ جاتا ہے۔



آغا خانی کفر و ارتداد کی زد میں کیوں

بعض عوام ہمیشہ حضرات علما، کرام کے فتوائے کفر و ارتداد سے مشاکی رہتے ہیں
انہیں اسلام کے اس قاعدہ سے بے خبر والا علمی ہے کہ جس کی یہ ضروریات دین میں یہ کسی
کلیہ کا انکار صادر نہ ہو کہ وہ لازماً کافر و مرتد ہے اگر اسے اس کی اس حرکت پر کفر و ارتداد کا
فتویٰ نہ دیا جائے تو خود مفتی کافر و مرتد ہو جاتا ہے جیسا کہ مولوی مرتضیٰ حسن درہنگی نے
اشد العذاب میں اعتراف کیا کہ مولانا احمد رضا بریلوی نے جو یہی فضلاء دیوبند کی
کفری عبادات کو کفر سمجھا تو ان پر لازم ہو گیا کہ وہ انہیں کافر و مرتد کہیں ورنہ وہ خود کافر
ہو جاتے ایسے ہی غلام احمد قادیانی کے کفر و ارتداد پر خاموش ہونے والا خود کفر و ارتداد کی
زد میں رہیگا بلکہ جیسے کسی کے حق میں کفر و ارتداد یقین ہو جائے وہ اگر اس پر کفر و ارتداد
میں شک کرے تو وہ بھی کافر و مرتد ہو جائیگا، من شکانہ کفرہ فقد کفر، مشہور فتویٰ ہے۔ اسی

لئے ہم بھی آغا خانی فرقہ کی چند غلط اور بد عقیدگیوں کی بناء پر مجبور ہیں
 ورنہ ہم خود کفر و ارتداد میں گر جائیں گے فقیر چند اجمالی اقوال و عقائد عرض کرتا ہے انکے بعد
 انکے مذہبی لٹریچر کی تصریحات عرض کرونگا و پیدہ التوفیق والصواب۔

آغا خانی فرقہ کے کفریات

جیسا کہ رو یہ مذکور ہوا کہ جس فرقہ کا اعتقاد کفر تک پہنچے تو از روئے شریعت یہ فرقہ
 مرتد ہے۔ جیسا کہ شیعوں میں ایک فرقہ ہے جسے اسماعیلیہ کہا جاتا ہے۔ جس کا نام قرامطہ
 اور باطنیہ ہے انکے عقائد یہ ہیں، ہمارا سلام (یا علی مدد) جواب سلام (مواعلی مدد) تو یہ
 سلام قرآن مقدس کے حکم کے خلاف ہے۔ قرآن مقدس میں سلام اور جواب سلام ثابت
 ہے اور وہ یہ ہے۔ (واذا حیثتم بتحیة فحیوا باحسن منها) جب سلام کیا جائے تو
 جواب سلام اچھے طریقہ سے دیا جائے، تو اس مشروعیت حکم سے انکار کفر ہے۔ (۲)
 اسماعیلیہ فرقہ کا کلمہ شہادت۔ (اشھدان لا الہ الا اللہ و اشھدان محمد رسول
 اللہ و اشھدان علی اللہ) اس کلمہ میں علی کو خدا سے نسبت کی گئی اور یہ کفر ہے۔ (۳)
 اسماعیلیہ فرقہ یہ کہتا ہے کہ وضو کی ضرورت نہیں دل کی صفائی چاہیے۔ حالانکہ حکم خداوندی
 ہے کہ نماز کیلئے وضو فرض ہے۔ (یا ایہا الذین آمنوا اذا قمتم الی الصلوۃ
 فانحسلوا و وجوہکم و ایدیکم الی المرافق و امسحوا برء و سکم
 و ارجلکم الی الکعبین) ترجمہ: اے ایمان والو جب تم کے لئے کھڑے ہو تو اپنے
 چہروں اور ہاتھوں کو کلائی تک دھولو، اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک
 دھولو، پس قرآن پاک سے ثابت ہوا کہ غسل بمعہ اعضاء ثلاثہ اور مسح سر فرض ہے۔ اور
 اس حکم سے انکار ہے۔ (ہدایہ ص ۳۰ جلد اول) (۵) رکوع کے انکار اللہ تعالیٰ کا ارشاد
 ہے و ارکعوا و اسجدوا ھدایہ ص ۹۲ جلد اول، (۴) اسماعیلیہ فرقہ آغا خانی کے نام

سے مشہور ہے کہتے ہیں کہ ہماری نماز میں قبلہ رو کھڑا ہونا ضروری نہیں۔ حالانکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وحيث ما كنتم فولو اوجوهكم شطره (ترجمہ) جس جگہ بھی ہو تو تم اپنے کو عتبہ شریف کی جانب کرو۔ (۶) فرقہ آغا خانی کہتا ہے کہ ہمارے مذہب میں پانچ وقت نماز نہیں۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد ہے کہ وامسجدواركعومع الراكعين ط (ترجمہ) تم نماز قائم کرو اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ، تو فرض نماز سے انکار صاف ٹکڑ ہے۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ فسبحان الله حين تمسون وحين تصبحون وله الحمد في السموات والارض وعشيا وحين تظهرون (ترجمہ) پاکی بیان کرو اللہ تعالیٰ کے لئے جب تم شام کو صبح کرو۔ اور ثناء ہے اللہ تعالیٰ کے لئے آسمانوں اور زمینوں میں نیز پاکی بیان کرو جب تم خستہ کرو اور جب۔ (۷) آغا خانی فرقہ کی عقیدہ ہے کہ روزہ اصل میں کان، آنکھ اور زبان کا ہوتا ہے کھانے پینے سے روزہ نہیں جاتا بلکہ روزہ باقی رہتا ہے کہ ہمارا روزہ سہ پہر کا ہوتا ہے، جو صبح دس بجے کھولا جاتا ہے، وہ بھی اگر مومن رکھنا چاہیے ورنہ ہمارا روزہ فرض نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ یا ایہذا الذین امنوا کتب علیکم الصیام ط (ترجمہ) اے ایمان والو تم پر روزہ فرض ہے۔ اس آیت مبارکہ سے روزہ رکھنا ہر بالغ مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ اور یہ بھی کہتا ہے کہ ہمارا روزہ سہ پہر کا ہوتا ہے۔ ارشاد رب العزت ہے۔ کلووا و اشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابيض من الفجر ثم اتم الصیام الی اللیل ط (ترجمہ) کھاؤ اور پیو اس وقت تک حتیٰ کہ تمہیں نظر آجائے وہاری سفید جد اسحاری سیاہ سے فجر کی پھر پورا کرو روزہ رات تک (پارہ سوم قرآن پاک)۔

آغا خانی فرقہ کی آٹھواں عقیدہ یہ ہے کہ حج ادا کرنے کی بجائے ہمارے امام کا دیدار کافی ہے۔ حج ہمارے لئے فرض نہیں اس لئے کہ زمین پر خدا کا روپ صرف حاضر

امام ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد کرامی ہے۔ ولقد علی الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا (ترجمہ) ۱۔ او کو تم پر فرض ہے حج بیت اللہ شریف کا اپنی استطاعت کے مطابق توجہ اللہ تعالیٰ کا فرض عزم ہے۔ حج سے انکار کرنا کفر ہے۔ (۹) عقیدہ آغا خانی فرقہ یہ ہے کہ زکوٰۃ کی بجائے ہم اپنی آمدن میں دو آنہ فی روپیہ کے حساب سے فرض سمجھ کر جماعت خانوں میں دیتے ہیں جس سے زکوٰۃ ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ واتوا الزکوٰۃ (زکوٰۃ دیتے رہو) ابقولہ علیہ السلام، ادوز کوٰۃ امور الکم (و علیہ الا جمالہ الامۃ) (ترجمہ)۔ حضور علیہ السلام کا فرمان ہے کہ اپنے مالوں سے زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور اس بات پر اجماع امت ہے۔

(۱۰) عقیدہ آغا خانی کا فرقہ یہ ہے کہ گناہوں کی معافی امام کی طاقت میں ہے۔ تو یہ سراسر کفر ہے۔ کیونکہ گناہوں کی معافی خداوند کریم کی طاقت میں کیونکہ اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے۔ معافی مخلوق کے بس میں نہیں اور نہ ہی گھٹ پاٹ یعنی گندہ پانی چھڑکانے یا پینے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ اس لئے فرائض میں سے کسی ایک فرض کا انکار بھی کفر ہے۔ تلک شرہ کا سلام۔

اسلاف نے فرمایا صالحین

جیسا کہ مذکورہ بالا عبارات میں عرض کیا گیا اسی بناء پر ہم اسماعیلی اپنے عقائد کی بنیاد پر کافر ہیں۔ ان کے احکام مرتد کے ہیں۔ ان لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہو سکتی۔ ان کی تصویر کی پرستش کرتا ہے۔ (۲) ہندو اوتار کرشن کی صورت اپنے عبادت خانہ میں رکھ چھوڑی ہے (۳) اپنے کھاتہ کی ابتداء پر انت الامام الحاضر الموجود بحودی (اللہم انت سجدی و طاعتی)۔ (قال عبد الکرم بن محمد بقتل القرامطۃ) شامی ص ۷۰ ج سوم، آغا خانی فرقہ کی بسم اللہ کی بجائے لفظ اوم لکھتا ہے (۴) آغا خان کے اندر خدائی حلول کا

مقصد ہے۔

وغیرہ وغیرہ

نوٹ :- آنے والے اوراق میں فقیر آغا خانی مذہب کی اپنی مخصوص زبان کی مخصوص کتابوں کے اصل عبارات مع ترجمہ اردو یا انکا خلاصہ پیش کرتا ہے۔ چونکہ فقیر انکی زبان سے بے خبر ہے ممکن ہے نقول میں غلطی یا پس و پیش ہو گیا ہو لیکن ترجمہ یا خلاصہ اور انکے حوالہ جات صحیح ہیں۔ آغا خانی کا مختصر تعارف و تاریخ ملاحظہ ہو۔

وبالله التوفیق وبیدہ الحق والصواب .

تعارف فرقہ آغا خانی

یہ بھی شیعہ فرقہ کی ایک شاخ ہے سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی امامت تک یہ سب ایک تھے انکے بعد اثنا عشریہ سے یہ فرقہ علیحدہ ہو گیا۔ یہ فرقہ سیدنا حضرت اسماعیل بن امام جعفر صادق رضی اللہ عنہما کی امامت کے معتقد ہوئے۔ چنانچہ ابو زہرہ مصری المذاہب الاسلام میں لکھتا ہے کہ فرقہ اسماعیلیہ امامیہ کی ایک شاخ ہے۔ یہ مختلف اسلامی ممالک میں پائے جاتے ہیں۔ اسماعیلیہ کسی حد تک جنوبی و وسطی افریقہ بلاد شام پاکستان اور زیادہ تر انڈیا میں آباد ہیں۔ کسی زمانہ میں یہ برسر اقتدار بھی تھے۔ فاطمیہ مصر و شام اسماعیلی تھے۔ قرامطہ جو تاریخ اسلامی کے ایک دور میں متعدد ممالک پر قابض ہو گئے تھے اسی فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔

اسماعیلیہ کا تعارف

یہ فرقہ اسماعیل بن جعفر کی طرف منسوب ہے۔ یہ آئمہ کے بارے میں امام جعفر صادق تک اثنا عشریہ کے ساتھ متفق ہیں۔ امام جعفر صادق کے بعد ان دونوں میں

اختلاف پایا جاتا ہے۔ اثنا عشریہ کے نزدیک امام جعفر صادق کے بعد ان کے بیٹے موسیٰ کاظم امامت کے منصب پر فائز ہوئے۔ اس کے برعکس اسماعیلیہ امام جعفر صادق کے بیٹے اسماعیل کو امام قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک جعفر صادق کے بعد ان کے فرزند اسماعیل اپنے والد کی نص کی بناء پر امام ہوئے۔ اسماعیل گوا اپنے والد سے قبل فوت ہو گئے مگر نص کا فائدہ یہ ہوا کہ امامت ان کے خلاف میں موجود رہی۔ کیونکہ امام کی نص کو قابل عمل قرار دینا اس کو مہمل کر کے رکھ دینے سے بہتر ہے۔ اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں کیونکہ اقوال امام امامیہ کے یہاں شرعی نصوص کی طرح واجب التعمیل ہیں۔

اسماعیل سے منتقل ہو کر خلافت محمد المکتوم کو ملی یہ مستورائمنہ میں سے اولین امام تھے امامیہ کے نزدیک امام مستور بھی ہو سکتا ہے اور اس کی اطاعت بھی ضروری ہوتی ہے محمد مکتوم کے بعد ان کے بیٹے جعفر مصدق پھر ان کے بیٹے محمد حبیب کو امام قرار دیا گیا۔ یہ آخری مستور امام تھے۔ ان کے بعد عبد اللہ مہدی ہوئے جس کو ملک المغرب بھی کہا جاتا ہے اس کے بعد ان کی اولاد مصر کی بادشاہ ہوئی اور یہی فاطمی کہلائے۔ اسکے بعد کہا۔

اسماعیلیہ کی مختصر تاریخ

دوسرے فرقوں کی طرح شیعہ کا یہ فرقہ بھی سرزمین عراق میں پروان چڑھا اور دیگر فرقوں کی طرح وہاں تختہ مشق ظلم و ستم بنا انھیں فارس و خراسان اور دیگر اسلامی ممالک مثلاً ہندوستان کی طرف بھاگنا پڑا۔ وہاں جا کر ان کے عقائد میں قدیم فارسی افکار اور ہندی خیالات گڈمڈ ہو گئے اور ان میں عجیب و غریب خیالات کے لوگ پیدا ہونے لگے جو دین کے نام سے اپنی مقصد برآری کرتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ متعدد فرقے اسماعیلیہ کے نام سے موسوم ہو گئے بعض دینی امور کے اندر محدود رہے اور بعض اسلام کے اساسی اصولوں کو ترک کر کے انہماک سے باہر نکل گئے۔

اسماعیلیہ فرقہ کے افراد پر ہندو برہمنوں۔ اشراقی فلاسفہ اور بدھ مت والوں سے ملے جلے۔ کلدانیوں اور ایرانیوں میں روحانیت اور کواکب و نجوم سے متعلق جو افکار پائے جاتے تھے۔ وہ بھی اخذ کئے پھر ان مختلف النوع افکار و نظریات کا ایک مجنوں مرکب تیار کیا۔ ایسے لوگ دائرہ اسلام سے بہت دور نکل گئے۔ بعض اسماعیلیہ نے صرف واجبی حد تک ان افکار سے استفادہ کیا اور اسلامی حقائق سے وابستہ رہنے کی کوشش کی۔ ان کے سب سے بڑے داعی یا ظنیہ تھے جو جمہور امت سے کٹ گئے تھے اور اہل سنت کے نظریات سے انہیں کوئی تعلق نہ تھا۔ یہ جس قدر حقائق کو چھپاتے تھے اسی قدر عام مسلمانوں سے دور نکلتے جاتے تھے۔ ان کے جذبہ اخفاء کا یہ عالم تھا کہ خطوط لکھتے وقت اپنا نام نہیں لکھتے تھے۔ مثال کے طور پر رسائل اخوان الصفاء باطنیہ کی کاوش قلم کا نتیجہ ہیں۔ یہ رسائل بڑے مفید علمی معلومات پر مشتمل ہیں اور ان میں بڑے عمیق فلسفہ پر خیال آرائی کی گئی ہے۔ مگر یہ نہیں پتہ چلتا کہ کن علماء نے ان کی تسوید و تحریر میں حصہ لیا (یہ فرقہ کئی فرقوں اور ناموں سے یہ دور میں موجزن رہا ابوزہرہ مذکورہ بالا تقریر لکھ کر اسماعیلیہ کا باطنیہ کے نام کی وجہ تمہید لکھتے ہیں کہ۔

اسماعیلیہ کو باطنیہ کے نام سے موسوم کرنے کی وجوہات

اسماعیلیہ کو باطنیہ یا باطنین بھی کہتے ہیں۔ اسماعیلیہ کو یہ لقب اس لئے ملا کہ یہ اپنے معتقدات کو لوگوں سے چھپانے کی کوشش کرتے تھے۔ اسماعیلیہ میں اخفاء کا رجحان پہلے پہل جو رستم کے ڈر سے پیدا ہوا اور پھر ان کی عادت ثانیہ بن گئی۔

اسماعیلیہ کے ایک فرقہ کو حشاشین (بھنگ نوش) بھی کہتے ہیں جن کی کرتوتوں کا انکشاف صلیبی جنگوں اور حملہ تاتار کے آغاز میں ہوا۔ اس فرقہ کے اعمال قبیحہ کی بدولت اس دور میں اسلام اور مسلمانوں کو بڑا نقصان پہنچا۔

ان کو باطنیہ کہنے کی وجہ یہ بھی ہے کہ یہ اکثر حالا میں امام کو مستور مانتے ہیں۔ ان کی رائے میں مغرب میں انکی سلطنت کے قیام کے زمانہ تک امام مستور رہا۔ یہ حکومت پھر مصر منتقل ہو گئی۔

ان کو باطنیہ ان کے اس قول کی وجہ سے بھی کہا جاتا ہے کہ شریعت کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن لوگوں کو صرف ظواہر شریعت کا علم ہے۔ باطن کا علم صرف امام کو معلوم ہوتا ہے۔ بلکہ امام باطن الباطن سے بھی آگاہ ہوتا ہے۔ اسی عقیدہ کے تحت باطنیہ الفاظ قرآن کی بڑی دور از کار تاویلین کرتے ہیں۔ بعض نے تو عربی الفاظ کو بھی عجیب و غریب تاویلات کا جامہ پہنا دیا۔ ان تاویلات بعیدہ اور اسرار امام کو وہ علم باطن کا نام دیتے ہیں۔ ظاہر و باطن کے اس چکر میں اثنا عشریہ بھی باطنیہ کے بمنوا ہیں۔ بہت سے صوفیاء نے بھی باطنی علم کا عقیدہ اسماعیلیہ سے اخذ کیا۔

بہر کیف اسماعیلیہ اپنے عقائد کو پس پردہ رکھنے کی کوشش کرتے اور مصلحت وقت کے تحت بعض افکار کو منکشف کرتے۔ باطنیہ کے اخفاء و عقائد کا یہ عالم تھا کہ مشرق و مغرب میں برسر اقتدار ہونے کے دوران بھی وہ اپنے افکار و آراء کو ظاہر نہیں کرتے تھے۔

باطنیہ کے اصول اساسی

اعتدال پسند باطنیہ کے افکار و آراء دراصل تین امور بر مبنی تھے۔ ان سب میں اثنا عشریہ ان کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔

۱۔ علم و معرفت کا وہ فیضان الہی جس کی بناء پر ائمہ فضیلت و عظمت اور علم و فضل میں دوسروں سے ممتاز ہوتے ہیں۔ علم و معرفت کا یہ عطیہ ان کی عظیم خصوصیت ہے۔ جس میں کوئی دوسرا فرد بشر ان کا سہیم و شریک نہیں۔ جو علم انہیں دیا جاتا ہے وہ عام انسانوں کے لئے بالائے ادراک ہوتا ہے۔

۲۔ امام کا ظاہر ہونا ضروری نہیں بلکہ وہ مستور بھی ہوتا ہے اور اس حالت میں بھی اس کی اطاعت ضروری ہوتی ہے۔ امام ہی لوگوں کا بادی اور پیشوا ہوتا ہے کسی زمانہ میں اگر وہ ظاہر نہ بھی ہو تو کسی نہ کسی وقت وہ ظاہر ہوگا۔ قیام قیادت سے قبل امام کا منظر عام پر آنا ان کے نقطہ نگاہ کے مطابق ضروری ہے۔ امام جب ظاہر ہوگا تو کائنات عالم پر عدل و انصاف کا دور دورہ ہو جائے گا۔ جس طرح اس کی عدم موجودگی میں جور و استبداد کا سکہ جاری رہتا تھا اب اسی طرح ہر طرح عدل و انصاف کی کار فرمائی ہوگی۔

۳۔ امام کسی کے سامنے جوابدہ نہیں ہوتا اور اس کے افعال کیسے بھی ہوں کسی کو ان پر انشت نہائی کا حق حاصل نہیں ملخصاً (اسلامی مذاہب ص ۷۷ تا اردو مطبوعہ لاہور پاکستان)

تاریخ مذہب آغا خانی

یہی باطنیہ آگے چل کر مختلف اسماء اور مختلف عقیدوں و طریقوں سے ابھرا جسکی طویل داستان کو مولانا نجم افغانی مرحوم نے مذاہب الاسلام میں ص ۵۰-۲ سے ص ۳۵ تک پھر اسی کتاب میں مختلف جگہوں میں تفصیل لکھی ہے۔ فقیر نے اسکی تلخیص کر کے تاریخ مذہب آغا خانی علیحدہ رسالہ تیار کیا ہے یہاں بھی بقدر ضرورت عرض کرتا ہوں۔

اسماء علیہ اپنے اسماء تاریخ کے آئینے میں

بابکیہ	بزمانہ معقم باللہ من ہارون الرشید ۵۲۰ھ
خرمیہ	خرم کی طرف منسوب ماں بہن سے جواز نکاح کے قائل
حرمیہ	تناخ کے معتقد تھے
حرمیہ	یہ دونوں اس بابکیہ سے متعلق ہیں بابک ۲۲۳ھ میں مارا گیا

حمرہ و قمیر اس رخ لباس پہنتے تھے

تعلیمیہ

انکا عقیدہ تھا کہ معرفت انہی امام کے بغیر ناممکن ہے نسیم الریاض
شرح سغا میں ہے کہ اساماعیلیہ کے جملہ فرقے معطلہ میں سے ہیں۔

مبارکیہ

محمد بن اسماعیل بن جعفر رضی اللہ عنہ کے پیروکار ۵۹ھ میں یہ مذہب
شروع ہوا۔ اسی فرقہ سے واسطہ ہے

میمونیہ

یہ لوگ عبداللہ بن میمون کے پیروکار ہیں
اسی میمون سے نام بدلا گیا اس لئے انکے نزدیک قرآن و حدیث
کے ظاہر پر نہیں باطن پر عمل فرض ہے۔

خلفیہ

یہ فرقہ خلف نامی کے مستبع تھے یہ قیامت کے منکر تھے
جس نام سے یہ فرقہ بہت مشہور ہوا

قرا مطہ

یہ فرقہ دہشت گردی اور اسلام کے مٹانے میں بہت مشہور ہے اسکی قابل نفرین
حرکات سے تاریخ کے صفحات بھرے پڑے ہیں۔ یہی قرا مطہ ہیں جن کے ہاتھوں بیت
اللہ شریف میں ہزاروں حجاج کرام نے جام شہادت نوش کیا۔ یہی قرا مطہ ہیں جو کعبہ سے
حجر اسود اکھاڑ کر لے گئے جو ۲۳ سال بعد ٹکڑوں کی صورت میں واپس ہوا۔ یہی نہیں بلکہ
انہوں نے شریعت محمدی کو چھوڑ کر ایک ایسا باطل اصول ایجاد کیا جس کی رو سے جملہ
املاک بہ شمول خواتین مشترک قومی ملکیت قرار پائے۔

قرا مطہ کے بعد حسن بن صباح یعنی ایران میں قلعہ الموت کے شیخ الجبال کا نمبر آتا
ہے جس کے فدائیوں کی دہشت گردی اور قتل و غارت سے پورا مشرق وسطیٰ حتیٰ کہ یورپ
بھی چیخ اٹھا تھا۔ یہ فدائی وہی ہیں جن کو حشیش پلا کر فردوس بریں کے وعدہ پر ہر مذموم کام
کرایا جاتا تھا۔ حتیٰ کہ صلیبی جنگوں میں کامیابی کا باعث افتخار جنرل صلاح الدین ایوبی کو

بھی انہوں نے کئی بار قتل کرنے کی ناکام کوشش کی بلکہ صلیبی جنگوں میں مسلمانوں کے مقابلہ میں عیسائیوں کا ساتھ دیا۔

برقعہ یہ فرقہ محمد بن علی برقی کے قائل ہیں ۲۵۵ھ میں ظاہر ہوا۔

جنابیہ ابو سعید بن حسن بن بہرام جنابی کے تابع وہ

نوٹ: پانچوں مخزائے کفر فرقے قرامطہ میں شامل ہیں

مہدویہ عبداللہ مہدی کے پیروکار

دیسانیہ دیسان کی طرف منسوب ہیں

نوٹ: یہ وہی عبداللہ مہدی کی پارٹی ہے اس فرقہ کو باطنیہ سے تعلق ہے خوب ترقی کی۔ ان کے مہد میں تمام مصر میں مذہب اسماعیلیہ کا رواج ہو گیا۔ مفتی قاضی تمام کے تمام شیعہ ہوتے تھے۔ کوئی ان کے خلاف کرتا تو قتل کر دیا جاتا۔ مزید حبیب نے دور عثمانی میں حقیقت کا رواج دیا۔ مذاہب الاسلام ص ۲۳۸) یہ بعد کی بات ہے۔ (فائدہ) مہدویہ کی حکومت میں ۲۹۶ھ میں شروع ہو ۲۶ برس عبدالسلام مہدی نے حکومت کی اسکے بعد یکے بعد دیگرے مذہب کی ترقی سے امام بدلتے رہے۔ مصر میں اسماعیلیہ کی ابتداء ۲۹۶، ۲۹۷ھ میں ہوئی اور اس کا خاتمہ ۵۶۷ھ میں ہوا دوسو ستر سال حکومت رہی (فائدہ) ابو عبداللہ سے آخری امام تک کل ائمہ ۱۴ ہوئے۔

مصر سے شیعہ مذہب شا کر سنیت کی ترویج سلطان صلاح الدین ایوبی کی مرہون سنت ہے اندریں دوران اذان کے وقت ”صلوٰۃ وسلام“ کھلم کھلا اور زور سے پڑھانے کا بقاعدہ سلسلہ بھی انہی کے دور سے شروع ہوا۔ تفصیل دیکھئے فقیر کی کتاب (شاہان اسلام)

مستعلویہ مستنصر کے بعد مہدویہ میں اختلاف ہوا تو ایک گروہ نے مستنصر

بالا کو امام مانا

نزاویہ صاحبہ حمیریہ یہ نزار اور اسکے پیروں کی طرف منسوب ہیں

حشیش قرامطہ کے ایک گروہ کا نام

سبعیہ سات اشخاص کی مناسبت سے

ان تمام فرقوں کی تفصیل اور ان کے علاوہ اور بھی مزید تحقیق فقیر نے مذاہب اسلام کی مدد سے تاریخ مذہب آغا خانی میں لکھی ہے۔

مختصر خاکہ تاریخ مذہب آغا خانی ناظرین نے ملاحظہ فرمایا۔ اب اہل اسلام اپنے اسلاف صالحین کی زبانی آغا خانی کی کہانی ملاحظہ فرمائیں تاکہ اہل حق کو یقین ہو کہ یہ گروہ کتنا خطرناک ہے۔

قرامطہ کے کرتوتوں کا نمونہ

اس گروہ کی گندے کرتوتوں کا مختصر سا نمونہ دو مشہور ائمہ حدیث و فقہ کی گواہی کافی ہے۔

گواہ اول

شارح مشکوٰۃ مجدد و دوراں

علامہ سلطان ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ہے: ج ۲ ج ۳ میں لکھتے ہیں۔ ومما یوید کون الرکن من الجنة لما اخرجہ الکفرۃ القرامطۃ بعد ان غلبوا المکة حتی ملنوا المسجد و زمزم من القتلی و ضرب الحجر بلفہم بربوس قال الی کم نعبث من دون اللہ زہبوا بہ الی بدر ہم نکایۃ للمسلمین فمکث عندهم بعضاً و عشرين سنة ثمہ لما صولحوا بمال علی ردہ قالوا انه اختلط بین حجارة عندنا و تمیزہ من غیرہ زان کانت لکم حلالة تمیزہ فاتوا بها و میزہ فسنل اهل العلم من

علامة تميزه فقالوا ان النار لا توثر فيه، لانه من الجنة نذكروا لهم ذالك
فامتعنوا و صار كل حجر يلقونه، فى النار على ادنى تاثير فعلموا انه هو
فردہ، كندا فى العینى! (شرح بخارى)

ترجمہ:- حجر اسود کے بہشتی ہونے کے دلائل عقلی میں سے ایک دلیل یہ ہے کہ
قرامطہ کفار جب مکہ معظمہ پر غلبہ پا گئے، تو انہوں نے مسجد حرام میں شہیدوں کا ڈھیر لگا
دیا۔ اور چارہ زمزم کو خون سے بھر دیا۔ ایک بد بخت نے حجر اسود کو کدال مار کر کہا کہ تو اللہ
تعالیٰ کے سوا کب تک پرستش کیا جائے گا۔ پھر اسی حجر اسود کو مسلمانوں کے رسوا کرنے
کے لئے اکھڑ کر ساتھ لے گئے۔ کئی عرصہ تک حجر اسود ان کے پاس رہا۔ (بیس تیس سال
کے عرصہ تک) اس کے بعد اہل اسلام سے ان کی مصالحت ہو گئی تو مسلمانوں نے حجر اسود
کو واپس لے جانے کا مطالبہ کیا۔ اور اس کے عوض زر کثیر بھی دینا قبول کیا۔ لیکن انہوں
نے یہ غدر کیا کہ اب وہ پتھر ہمارے عام پتھروں میں مختلط ہو گیا ہے۔ ہمیں پتہ نہیں چلتا
ہے کہ تمہارا حجر اسود کون سا ہے۔ اگر تمہیں کوئی نشانی معلوم ہے تو چل کر ہمارے پتھروں
سے اٹھا لو۔ عوام اہل اسلام نے علماء کرام سے سوال کیا۔ تو علمائے کرام رحمہم اللہ علیہ نے
فرمایا۔ چونکہ حجر اسود بہشتی پتھر ہے اس لئے اس پر آگ کا اثر نہیں ہوگا۔ لہذا تمام پتھروں کو
آگ میں پھینک دو۔ وہ تمام پتھر جل جائیں گے اور حجر اسود باقی رہ جائے گا۔ کفار بھی
اس بات کو مان گئے۔ چنانچہ ان سب کو آگ میں پھینکا گیا۔ جو نہی ان کا کوئی پتھر آگ
میں جاتا فوراً ٹکڑے ہو جا۔ لیکن حجر اسود کو آگ میں پھینکا گیا تو اس پر معمولی طور پر بھی
آگ کا اثر نہ ہوا اور اسے مسلمانوں نے اٹھا لیا۔ اور واپس مکہ معظمہ میں لے آئے۔!

عقلی دلیل

موصوف الصدہ حضرت علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ اللہ الباری، فرماتے

ہیں کہ ہشتی ہونے کی دوسری عقلی دلیل یہ ہے کہ ومن العجب انه فرى اندهايه مات
تحتہ من شرہ ثقلہ اہل کثیرۃ وفى العود حملہ حمل اجرہ الی مکتہ
لمیتاثر بہ ط (مرقات جلد نمبر ۳: ص ۲۱۰)

ترجمہ:- بڑی تعجب خیز بات یہ ہے کہ جب کفار (قرابطہ) حجر اسود کو اٹھا کر لے جانے
لگے تو ان کے منزل مقصود تک کئی اونٹ حجر اسود کے بوجھ کی تاب نہ لا کر مر گئے۔ لیکن
اسے اونٹ پر رکھا گیا۔ تو اسے معمولی سے معمولی تکلیف بھی نہ ہوئی!

گواہ دوم

شارح بخاری محقق احناف

امام بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ شرح بخاری ص ۲۲ میں لکھتے ہیں کہ

كان ابو طاهر القدمطى من الباطنية وقال هذا الحجر مقنطيس بنى ادم
فجاوا الى مكة وقلع الباب واصعد رجلاً من اصحابه يقطع المينواب
فتردى على راسه الى جهنم وبس المآب واخذ الاسباب وقتل الحاج
والقى القتلى فى بوزمزم فهلك تحت الحجر من مكة الى الكونة
اربعون جملاً فعلقه (لنة الله عليه) على الاسطوانة السابقة من جامع
الى الكونة من الجانب الغربى ظنانه ان الحج يتقل الى الكونة قال ابن
ماجة ثمه حمل الحجكه سنة عشرة وثلاث مائة وبقي عند القرامطة
اثنين وعشر خمس شهراً ثمه دور الخمسى خلون من ذى الحجة وقالو
اخذ تاه بامن ولانزد الابامرو قيل ان القرامطة باع الحجر من الخليفة
بثلاثين الف دينار ثمه ار الحجر الى مكة على جملاً عجف فسمن الى

مکہ ط (شرفہا اللہ تعالیٰ)

ترجمہ :- ابوطاہر قرطبی کو بدمانی تھی کہ حجر اسود بنی آدم کا متناطیس ہے اسی لئے عالم دنیا سے اس کی طرف آتے ہیں اس نے مکہ شریف پر حملہ کیا۔ اور دروازہ توڑ کر اپنے ایک ساتھی کو بیت اللہ کی چیت پر چڑھایا۔ تاکہ میزاب اقدس توڑ کر دے لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے وہیں ہلاک کر دیا۔ کہ سر کے بل گرا اور سیدھا جہنم میں پہنچا۔ اس کے بعد اس نے مکہ معظمہ کا تمام سامان اٹھایا۔ اور حاجیوں کو قتل کر کے زمزم میں پھینک دیا۔ جب حجر اسود کو اٹھا کر کوفہ لے جانے لگا تو کوفہ کے پہنچنے تک حجر اسود کے بوجھ سے چالیس آدمی فضا ہوئے۔ اس بد بخت نے جامع مسجد کوفہ کے ساتویں ستون پر غربی جانب حجر اسود کو لٹکایا۔ اس گمان پر کہ اب حج یہاں ادا ہوگا۔ لیکن اس کا خیال غلط ثابت ہوا۔ ابن ماجہ فرماتے ہیں۔ کہ حجر اسود ۳۱۷ھ میں مکہ معظمہ سے اٹھایا گیا۔ گویا قرامطہ کے ہاں بتیس سال ایک ماہ کم رہا۔ پھر ۵ ذی الحج ۳۳۹ھ کو واپس لوٹایا گیا (عباسی بادشاہ کے حکم سے واپس ہوا۔ جس نے اس کو لوٹانے پر قرامطہ کو پچاس ہزار دینار پیش کیا۔ لیکن پھر بھی انہوں نے پس و پیش کیا باوجود اس کے انہیں واپس لوٹانا پڑا۔

کہتے ہیں کہ یہ قرامطہ نے خلیفہ مقتدر باللہ کے ہاں تیس ہزار دینار میں بیچ ڈالا تھا۔ اس کو جب مکہ معظمہ لوٹایا گیا تو ایک کمزور اونٹ پر رکھا گیا۔ وہ حجر اسود کی برکت سے مکہ معظمہ تک نہایت حسین و جمیل اور موٹا ہو گیا۔

مزید تفصیل حجر اسود فقیر کی تصنیف التحریر المسجد فی تحقیق الحجر الاسود میں پڑھئے

عقائد آغا خانی

فقیر اس مذہب کی اصل کتابوں سے لگے اصل عقائد اور اعمال و مراسم پیش کرتا

ہے۔

હકીકતી કલમો

અશહદુ અન લા ઈલાહા ઈલ્લાલાહ

વ અશહદુ અન્ન મુહમ્મદુ? રસુલુલાહ,

વ અશહદુ અન્ન અમિરલ મોમેનીન

અલી યુલાહ.

ترجمہ

حقیقی کلمہ

اشہدان لا الہ الا اللہ و اشہدان محمد رسول اللہ و اشہدان

امیر المؤمنین علی اللہ.

ترجمہ۔۔۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہے

شک محمد اللہ کے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی اللہ ہیں یا (علی اللہ میں سے

ہیں)

(حوالہ شلشن مالا بال منہ

منظور شدہ درسی کتاب مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے ہندوستانی)

ખુદાની દયાથી માણસો જીવે છે.

ખુદાની દયાથી બધા જીવે છે.

ખુદાએ આપણને ઈન્સાન તરીકે
જન્મ આપ્યો છે.

જેથી આપણે સારા કામો કરવા
જોઈએ.

પાઠ બીજો

યા અલી મદદ

યા અલી મદદ આપણી સલામ છે.

ترجمہ

دوسرا سبق

یا علی مدد

یا علی مدد ہمارا اسلام ہے

حوالہ: سبق نمبر ۲، صفحہ نمبر ۶

”شکشاہن ما“

درسی کتاب برائے مذہبی، نائب اسکوٹرز۔ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا۔ بمبئی

મૌલા અલી મદદ એ સલામનો

જવાબ છે

યાઅલી બાપા આપણને મદદ કરે છે
ઉઠતાં બેસતા યા અલી મદદ બોલવું
ઘરની બહાર નિકળતા યા અલી
મદદ બોલવું.

ધાર્મિક નિશાળમાં દાખલ થતાં
યા અલી મદદ બોલવું.

ઘરમાં દાખલ થતી વખતે યા અલી
મદદ બોલવું.

મા બાપને યા અલી મદદ કહેવું.

ભાઈ બહેનને યા અલી મદદ કહેવું.

ترجمہ

دوسرا سبق (مسلل)

”મૌલી અલી મદદ” સલામનો જવાબ છે

યાઅલી બાપા હમારી મદદ કરતે હિય.

ઊઠતે બેઠતે ”યાઅલી મદદ” બોલતે રહના.

ગરે બાહર નક્કતે વક્ત ”યાઅલી મદદ” બોલના.

મઢબી અસ્કુલ મિય ઢાલ હોતે વક્ત ”યાઅલી મદદ” કહના ગર મિય ઢાલ હોતે વક્ત ”યાઅલી મદદ”

કહના.

ماں باپ کو "یا علی مدد" کہنا (سلام کے طور پر) بھائی اور بہن کو "یا علی مدد" کہنا۔

حوالہ: سبق نمبر ۲ صفحہ نمبر ۷۷ شاہ حسن ماہ

دری کتاب برائے مذہبی نائب اسکولر۔ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا۔ بمبئی

મુખી સાહેબ અને કામડીયા સાહેબને

યા અલી મદદ કરેવું.

યા અલી બાપા આપણી બિમારી

મટાડે છે.

યા અલી બાપા આપણા દુઃખ દુર

કરે છે.

મૌલા અલી આપણા સાચા

મદદગાર છે.

રાતના સુતા પહેલા, તેમ સવારમાં

ઉઠતાં યાઅલીની મદદ માંગવી.

હાઝર ઈમામને આપણે મૌલા અલી

કહીએ છીએ.

ترجمہ

دوسرا سبق (مسلل)

کبھی صاحب اور کامڑیا صاحب کو "یا علی مدد" کہنا۔ "یا علی بابا" ہماری بیماریاں

دور کرتے ہیں۔

"مولی علی" ہمارا حقیقی مددگار ہے۔

رات کو سوتے وقت اور صبح اٹھتے ہی ”مولیٰ علی“ سے مدد مانگنا چاہیے۔

امام حاتم کوہم ”مولیٰ علی“ کہتے ہیں۔

حوالہ: سبق نمبر ۱۱ صفحہ نمبر ۸ شائع حسن ۱۱۱۱

دری کتب برائے مذہبی، نائب اسکوٹز۔ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا۔ بمبئی

آپणा હાલના ૫૦ માં પીર હાઝર
મોલાના શાહ કેરીમ અલ-હુસયની છે
પીરશાહ થકી આપણા ગુના માફ
થાય છે.

પીરશાહ આપણને સારી સમજ
આપે છે.

પીરશાહ આપણી દુઆ કબૂલ કરે છે
દુઆ પડવાથી હાઝર ઈમામ રાજ
થાય છે.

કોઈ ચીજ હાથમાંથી પડી જાય
તો પીરશાહ બોલવું.

બીમારી વખતે પીરશાહ બોલવું.
હાઝર ઈમામને આપણે પીરશાહ
કહીએ છીએ.

ترجمہ

چوتھا سبق (مسل)

پیر شاہ ہمارے گناہ بخش دیتے ہیں۔ پیر شاہ ہمکو اچھی سمجھ عطا فرماتے ہیں۔ پیر شاہ

Scanned with CamScanner

ہیں۔ کبھی پیر ہونا (پیر اتن) اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ جس طرح حضرت امام سلطان محمد شاہ نے ”پیر اتن“ اپنے پاس رکھی تھی اور موجودہ شاہ کریم امام حاضر نے بھی ”پیر اتن“ اپنے پاس رکھی ہے۔

اس وجہ سے ہم ان کو (امام حاضر کو) کل پیروں کا پیر ”شاہ کریم حاضر امام“ کہتے ہیں۔ اس طریقہ سے ہم ان کو پچاسواں پیر سمجھتے ہیں۔ یہ پیر اتنی نور موجودہ امام حاضر شاہ کریم میں موجود ہے۔

جونور اول پیر بنی محمد مصطفیٰ میں تھا وہی نور اس زمانے میں شاہ کریم امام حاضر میں جلوہ گر ہے۔

حوالہ: صفحہ ۵۱ مارگ درشکا حصہ ۱ از مشنری علی بھائی بابوانی

منظور شدہ مخصوص درسی کتاب

یکے از مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا۔ بمبئی

પીરશાહ

હાઝર ઈમામ પીરશાહ છે.

આપણા પહેલા પીર હાઝરત નબી
મુહમ્મદ મુસ્તફા રસૂલ સલ્લાલ્લા
અલય વ સલ્લમ છે.

આપણા પહેલા ઈમામ હાઝરત અલી
(અ. સ.) છે.

આપણા હાલના ૪૯માં ઈમામ
હાઝરત મૌલાના શાહ કરીમ
અલ-હુસયની છે.

چوتھا سبق

پیر شاہ

امام حاضر پیر شاہ ہے

پیر شاہ یعنی نبی اور علی۔

ہمارے پہلے پیر حضرت محمد مصطفیٰ ہیں۔ ہمارے پہلے امام حضرت علی ہیں۔

ہمارا چچا سوال پیر حضرت مولا نا شاہ کریم الحسنی ہے۔

ہمارا انچا سوال امام حضرت مولا نا شاہ کریم الحسنی ہے۔ (مسل)

حوالہ: سبق ۱۷ سبق نمبر ۱۱ شگشگن ماہ۔

منظور شدہ درسی کتاب برائے ریجنل انسٹیتوٹ اسکولز۔

کیے از مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا۔ بمبئی

૬૦ ખજાદીમના ઝમાનામાં ઇસમૂખલ હતા.

૬૦ મુસાના ઝમાનામાં હારન હતા.

૬૦ ઇસાના ઝમાનામાં સમઉતસકા હતા.

૬૦ મુહમ્મદ મુરતકાના ઝમાનામાં ૬૦ અલી અ. સ. હતા.

મ. પયગમ્બર તે નાતેક અને અસાસ તે પાત્ર અથવા પયગમ્બર-રને મદદ કરનાર (ઇમામ) આમા મોટા દરજ્જે કેનો છે ?

ઉ. ૧ અસાસનો દરજ્જો મોટો છે કારણ કે જે કામ પયગમ્બરથી થતું નહિ હવું તે અસાસ કરતા હતા. વળી પયગમ્બર માંથી ઇમામ બનાવવા ખુદાતઆસએ વચન આપ્યું હવું. જેમ ૬૦ ખજાદીમ અ. સ. ને માટે બ-યુ જેથી અસાસને દરજ્જો મોટો છે એમ સાબીત થાય છે. પયગમ્બર કે જે ખુદાઇ સદેશો પહોંચાડે છે અને ખુદાની ઓળખાણ માટે હિદાયત કરે છે જ્યારે અસાસ પોતાની શક્તિથી પોતેજ હિદાયત કરે છે અને પોતાના કાર્યથીજ પોતાની ઓળખાણ કરાવે છે. એટલે તેને કાઇની મદદની જરૂર રહેતી નથી.

મ. અસાસને કાઇની મદદની જરૂર રહેતી નથી તેનું કારણ શું ?

ઉ. કારણ કે તેમા ખુદાઇ નુર હોય છે. એ ખુદાઇ નુરની શક્તિથી પોતે જે કારે તે કામ કરી શકે છે.

મ. પાત્ર જેને અસાસ તરીકે ઓળખાવેલ છે અને જેમા ખુદાઇ નુર હોય છે તે આદેરમાં હમેશા હોય છે કે એ બ હોય છે.

સવાલ :- પંચમ્બરેની નાટકોરુ "સાસ" લેતી આમ અન ઢુલોં મીં કસ કા ઢરજે બ્રુ હે ?

જવાબ :- "સાસ" કા બ્રુ ઢરજે હે કીલ્કે જુ કામ પંચમ્બરોં સે નેમીં હુ સકતા ત્હાવે ?

સાસ (આમ) કરતે ત્હે ઓર પંચમ્બરોં મીં સે આમોં કુ બનાને કા અલ્લે ત્હાલી કા વ્ઢે

હે. જીસા કે હ્સરત અબ્રાહીમ અલીહ સલામ કે લેને હુઆ ત્હા. અસ સે હેજી ઠાબત હુઆ હે કે

સાસ કા ઢરજે બ્રુ હુઆ હે. પંચમ્બર અલ્લે કા પંચામ પંચાતે મીં ઓર અસ કે ઢરલેહ અલ્લે કી પંચાન

કરાતે મીં જલ્કે "સાસ" લેતી આમ અપ્ની હુદ કી ઠાક્ત સે બઢાત હુદ હદાઇત કરતે

મીં. અપ્ની પંચાન આપ કરાતે મીં ઓર અન કુ કસી મદ કી હ્સરત નેમીં હુતી.

હુઆલે: સ્ફે ૧૮ માર્ગ ઢરશીકા હ્સા અઃ મ્શ્સરી અલી હ્જાતી બાબુઆની

મંસુર શ્દે મંસુસ ઢરી ક્તાબ બ્રાને રીજીસ નામત અસ્કુલ્સ

કીકે અઃ મંસુસે અસા અલીહ અસુસી અશીન બ્રાને અંઢીયા. મંમતી

એણે જેલ રમત એની આઠ ઉછીઆદથી.
 જ્યાં થકી સિરજયો સર્વે સંસારઃ
 આદ્ય નીરીજન તં નર અલી કહીએ,
 તં નળી મહમ્મદે ઓળખીયો પોતાના બરથાર.
 જાણ નાન ઠામ એ નર અલી કહીએ,
 પંથ પંથ માંહે એની શ્રેવા થાય છે સાર;
 જેટલા વરણ છે આ સંસારમાં
 તે સર્વે નામ અલીનું જપે છે નીરધાર.
 એણે તે વરણાવરણ માંહે ઠેરાવીયું,
 અલી પોતાનું નામ કીરતાર
 આ જમી આસમાન તેથી ધર રહ્યા
 તંના નામથી સર્વે નસાર.
 એણે તે ૩૫ શ્રી ઇસ્લામશાહનું કહીએ,
 અન નળી મહમ્મદ તં સતશુર પીર સદરદીન સાર;
 જુગાજુગ એ નરની સેવા માંહે રહીયા.
 તે સતશુર સત પ્રદાનો અવતાર.
 એણે તેરે ઘર અમે પામીઆ,
 તે શ્રી ઇસ્લામશાહ દાતાર;
 અમે તે અમારે વર ઓળખીએ,
 મોતીનો તમને કહું છું પુકાર.
 એણે એ નર શ્રી ઇસ્લામશાહ અમે ઓળખીયો
 તારે ફરમાન આલીઆ સતશુરજીને સાર;

اول ہی سے جو اللہ ہے اسکو علی کہیئے

نبی محمد نے اپنے شوہر کو پہچانا (یعنی علی کو)

حوالہ: گنان مومن چیتا منی از: سید امام شاہ

ناگنان کا مجموعہ صفحہ نمبر ۱۳۴

مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا۔ بمبئی

કરોડે જીવોને મોક્ષ મળશે. (૧૩૯)

નિરગુણકે ગુણજ્ઞોત હય ભારી, આપે ખેલ ખેલાડી;

૧૪૦

અર્થ : એ નિરગુણ યાને ખુદના ગુણ સમજવા તો બહુ મુશ્કેલ છે કારણ કે અનેક ખેલ પોતે ખેલાડી બનીને કરે છે.

શમ્સ દરિયા. દરિયા શોધે, ક્ષીરી વેષે બહોત પરખોધે;

૧૪૧

અર્થ : પીર શમ્સ દરિયા, તુરી સમુદ્રની શોધ કરીને ક્ષીરી વેષ લખને ધણાઓને પ્રખોધ કરે છે.

જેસે જે કોઈ સમજાહી પાવે, તિનહીકું તેસે સમજાવે;

૧૪૨

અર્થ : જેવી રીતે જે સમજી શકે તેને તેવી રીતે પીર શમ્સ સમજાવે છે.

ગુર શમ્સ એ બેદ લીખાવે, સાચે મોમન સાહેબકું પ્યાવે;

૧૪૩

અર્થ : પીર શમ્સ એ બેદ ખોલીને બતાવે છે અને જે સાચા મોમન હોય તેજ હાજર ધમામની સેવા કરે છે.

હોયા હોએસી હોવજ હારા, શાહ પીર પ્રખ વજીર હોવાર

અર્થ : આપ્પા દુનિયામાં જે આગળ યધ ગયા અને ભાવંધમાં થવાવાળા અને હાલ જે છે તે બધા મોમન શાહ પીરની આરાધના કરતા હતા કરશે અને કરી રહ્યા છે.

તાંતે તીનકી કહી મેં ગાયા, જ કાષ રહવ સાહુબક સાચા,

૧૪૪

અર્થ : તેટલા માટે મેં તેઓની વાતા કહી છે કે જેને હાજર ધમામની સાથે મહોબત રાખે છે.

સો અલીકા દેખે સર્વે વિલાસા, જે કોઈ ખોજે ખાલ પ્યાન પ્રકાશા.

૧૪૬

અર્થ : જે કોઈ અંક પ્યાન યધ ખુદાખ તુર મળવવા શોધખોળ કરે છે તેજ

ترجمہ

اس دنیا میں جو مومن پہلے تھے اور جو مومن اس وقت ہیں اور جو آئندہ ہوں گے یہ

سب مومن ”شاہ پیر“ (امام) کی عبادت کرتے تھے۔ کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔

حوالہ : گینان برہم پرکاش از۔ پیر شمس الدین

مجموعہ مقدس گینان صفحہ نمبر ۲۹

یکے از مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا۔ بمبئی

અપુર્ણ રહ્યું હતું. હ. મુહમ્મદ (સ.) પછી પયગંબરી પુરી કરવામાં આવી.

આ બધાનું કારણ એ હતું કે બધા નખીઓનું કામ ઇન્સાનને એ “સીધા માર્ગ” સાથે જોડા દેવાનું હતું જ્યાંથી ઇન્સાન અલ્લાહનો સાક્ષાત્કાર કરી શકે. જેની કરમાબરદારી ખુદાની કરમાબરદારી હોય, જેના હિદાર ખુદાના હિદાર હોય અને જેની બચત ખુદ અલ્લાહની બચત હોય. એજ હાસ્તના સઘળા નખીઓએ મનુષ્યોને દર્શન કરાવવાના હતા.

હ. અલી (અ.સ.), એ શકિત હતા, અલ્લાહનો સાક્ષાત્કાર થઈ શકે એવો “સીધા માર્ગ” હતો આ “સીધા માર્ગ” મોતીનોને મળ્યો અને ઇસ્લામ સંપૂર્ણ બન્યો, પયગંબરી મુરી થઈ અને ઇમામતની શરૂઆત થઈ. ઇમામતની શરૂઆત એટલે ખુદા જે સ્વરૂપે બહોર છે, પ્રગટ છે તેનો પ્રત્યક્ષ પુરાવા, ઇમામ એટલે એ “સીધા માર્ગ” જેને અનુસરીને રેન દાખલ પકડી રાખીને ઇન્સાન અલ્લાહ સાથે સીધો લંપક સાધી શકે છે. જેની કરમાબરદારી અલ્લાહની કરમાબરદારી છે, જેના તુરાની હિદાર અલ્લાહના તુરના હિદાર છે જે મયરાબમા હ. પયગંબર અલ્લાહને વધુ થવા હતા.

ઇમામતની શરૂઆત એટલે અલ્લાહની જહૂરાતનો- તેના પ્રગટ સ્વરૂપનો અંતિમ અને સંપૂર્ણ તબક્કા, ખુદાની બહોર થવા વિષની ઇચ્છાનો પરાપુર્ણતા; પયગંબરી આરક્ષ

ترجمہ

سارے انبیاء کا کام انسانوں کو صراطِ مستقیم پر گامزن کرنا ہے۔ جہاں سے انسان اللہ کا بچشمِ خود دیدار کر سکے۔ جس کی فرماں برداری خدا کی فرماں برداری ہے جس کا دیدار ہے جس کی بیعت خود اللہ کی بیعت ہے۔ اسی بستی کا بنی نوع انسانوں کو دیدار کرانا انبیاء کا اولین فریضہ تھا۔

حضرت علی وہ طاقت تھے جہاں سے اللہ کا بچشمِ خود دیدار ہو سکے وہی ایسا سیدھا راستہ یعنی صراطِ مستقیم تھے۔ اسی صراطِ مستقیم (سیدھا راستہ) ملنے کی وجہ سے اسلام کی تکمیل ہوئی۔ نبوت ختم ہوئی اور امت شروع ہوئی۔

امامت کا آغاز اس بات کا بین اور واضح ثبوت ہے کہ خدا (امام کی) شکل و صورت میں ظاہر ہے۔ امام ہی صراطِ مستقیم ہے۔ جس کی پیروی کر کے جس کا دامن تھام کے انسان اللہ کے ساتھ سیدھا رابطہ قائم کر سکتا ہے جس کی (امام کی) فرمانبرداری اللہ کی فرماں برداری ہے جس کا نورانی دیدار اللہ کے نور کا دیدار ہے وہ دیدار جو نبی محمد کو بھی معراج کے دن ہوا تھا۔ امامت کا آغاز اللہ تعالیٰ کے ظاہر ہونے کی خواہش کی تکمیل اور اللہ تعالیٰ کا آخری اور مکمل مظہر ہے۔

حوالہ: کلام الہی اور فرمان امام صفحہ نمبر 47 از عالیجاہ سلطان نور محمد
یکے از مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوی ایشن برائے تنزانیہ۔ طباعت اسماعیلی پریس بمبئی

કે તેઓ અલ્લાહના માત્ર સંદેશવાહક છે. કારણ કે તેઓ-
શ્રીને ઉદ્દેશ એજ હોતો કે માણસો જે યુગશક્તિ છે
તેનીજ યનાખત કરવા પ્રેરાય, તેઓ પરહેઠગાર બને, તેમના
હૃદયો પવિત્ર થાય, આત્મામાં છવાયેલા અંધકારનો નાશ
થાય અને તેઓ અલ્લાહની બાત સાથે અન્ય કોઈને શરીક
ન કરે અને અલ્લાહનેજ ઓળખી તેનીજ બંદગી કરે.

સૃષ્ટિસર્જન પાછળની અલ્લાહની ઇચ્છાજ આ હતી,
તેનો હેતુજ આ હતો અને આપણે ભેઈ ગયા કે ઇમામ-
તની શરૂઆત થતાજ આ હેતુ પરિપૂર્ણ થયો. ઇમામ
બહરે થયા પછીજ ઇસ્લામન અલ્લાહ પાતાના મઝહબ
તરીકે પસંદ કર્યો, તેને સ્વીકાર્યો, અને પયગંબરીનો દૌ-
પણ ખતમ કર્યો. આ પછી કોઈ પયગંબર આ જગત પર
આવ્યા નથી. આનો અર્થ એ છે કે ઇમામની જહુરાત
અને બહેરાતમાજ અલ્લાહની પોતાની જહુરાત અને બહે-
રાત સમાયેલી છે. મુસ્લિમોમાં જુદાજુદા છે: 'જેની
ઓળખાણ થતાજ ખુદાની ઓળખાણ થઈ જાય, જેની
આરાધના ખુદ ખુદાની આરાધના ગણાય, જેની સ્તુતિ
ખુદાની સ્તુતિ હોય, જેની ખૈયાત ખુદાની ખૈયાત હોય,
જેનું ફરમાનપાલન-આજ્ઞાપાલન એ પણ ખુદાનું આજ્ઞા-
પાલન હોય.' એ હસ્તી કોણ

પાક કુરાનમાં ફરમાવવામાં આવ્યું છે અને જે આપણે
દરરોજ હુઆમાં પડીએ છીએ તેનો ઉલ્લેખ અત્રે યુગજ
આવશ્યક છે:

ترجمہ

امام (علی) کے ظاہر ہونے کے بعد اللہ نے اسلام کو مقبول کیا اور پسند کیا اور پیغمبری کا دور ختم ہوا۔ اس کے بعد کوئی پیغمبر اس دنیا میں نہیں آیا۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ امام کا ظہور اللہ کا ظہور ہے۔ جس کی پہچان اللہ کی پہچان ہے۔ جس کی بندگی اللہ کی بندگی ہے جس کی حمد اللہ کی حمد ہے جس کی بیعت اللہ کی بیعت ہے۔ جس کی فرماں برداری اللہ کی فرماں برداری ہے۔

حوالہ: صفحہ نمبر ۵۴ کلام الہی اور فرمان امام از عالیجاہ سلطان V نور محمد
یکے از مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے تفرانہ، طباعت اسماعیلی پریس بمبئی۔

જાડુરાત અને જાહેરાત કરી અને તે દિવસે ઇસ્લામ
સંપુણ બન્યા, અલ્લાહ તરફથી સ્વીકારાયે અને તે
બાદળ પયગંબરીનો દોર ખત્મ થયો. આ પરથી પુરવઠો
થયું કે અલ્લાહ અને બંદા વચ્ચે કોઈ મધ્યસ્થી ન હોય
પણ જેની ઈચ્છાથી યત્તા ખુદાની ઈજાબાણ થયેલી ગણાય
જેનું દામન પકડતા અલ્લાહ બધી પોતાના આત્માને દોરવી
જવાય, જેની જોયત અલ્લાહની જોયત ગણાય અને જેનું
આજ્ઞાપાલન એ ખુદ ખુદાનું આજ્ઞાપાલન ગણાય એવો
'સીધો માગ' એટલે હિમામ.

દ્વારા મદદ અને દોરવણી મળતા હતા. છતાં હું મુહમ્મદ
આગમન થયું, ઇસ્લામની સ્થાપના થઈ અને સૌ બધા હે તં
તેમણે માનવઆત્માને વિકસિત કરીને પછી હું અલી અ.સ.ન

ترجمہ

حضرت محمد پیغمبر مبعوث ہوئے۔ اسلام قائم ہوا۔ صحابہ میں روحانی قوت بڑھا کر
حضرت علی کا بحیثیت ام آپ نے تعارف کرایا۔ اور اسی روز اسلام مکمل ہوا اور اللہ تعالیٰ
کی طرف سے مقبول ہوا۔ اس کے بعد ہی پیغمبری کا دور ختم ہوا۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ
اللہ اور بندے کے درمیان کوئی واسطہ نہیں ہو سکتا۔ جس کی پہچان اللہ کی پہچان ہوتی ہے۔

جس کا دامن پکڑ لینا اللہ کی طرف رجوع ہونے کے برابر ہے۔ جس کی بیعت اللہ کی بیعت ہے۔ جس کی فرماں برداری خود خدا کی فرماں برداری ہے یہ صراط مستقیم یعنی امام ہے۔

حوالہ: صفحہ ۲۰ اور ۲۱ کلام الہی اور فرمان امام از علیجاہ سلطان ۷ نور محمد یکے از مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوی ایشن برائے تترانیہ۔ طباعت اسماعیلی پریس بمبئی

કુરઆને શરીફની સાચી સમજણ અને છુપા
જોડ અને તેના અર્થનું જ્ઞાન હાથર ઈમામને હોય
છે હાથર ઈમામ 'કુરઆને નાતેક' છે. જેથી તેઓના
કુરમાન પ્રમાણે ચાલવું જોઈએ અને તેના કુરમાન
પ્રમાણે ચાલનારની દુનીયામાં આપાદી થાય છે.

ઈમામનો હાથ એ ખુદાના હાથ પરાખર છે.
ઈમામનો ચહેરા ખુદાના ચહેરા પરાખર છે. ખરા
ચક્કીનથી ઈમામના દીદાર કરનાર ખુદાના દીદાર કરે
છે એમ થયું.

જેના ઉપર ઈમામનો હાથ છે તેના ઉપર
ખુદાનો હાથ છે ઈમામની ખેયત એ ખુદાની ખેયત
છે. ઈમામની ઝાળખાણ એ ખુદાની ઝાળખાણ છે.

ખુદાતઆલા જેના ઉપર રાજ થાય છે તેને
પોતાના તુર વડે એટલે હાથર ઈમામ થકી સીધો
રસ્તો યાને સતપંથ ખતાવે છે.

ઈમામનું જીસમ માણસના જેવું હોય છે પણ
તે જીસમ પાક હોય છે. ઈમામ હમેશાં પાક અને

તیسرا درجہ

دوسرا سبق

قرآن شریف کی صحیح سمجھ اور اسکے چھپے بھیدوں کے صحیح معنی اور صحیح علم "امام حاضر" کو

”امام حاضر“ قرآن ناطق (یعنی بولتا ہوا قرآن ہے اس لئے اس کے فرمانوں کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔ اس کے فرمانوں پر عمل کرنے والے دنیا میں فلاح پاتے ہیں۔
امام کا ہاتھ خدا کے ہاتھ کے برابر ہے۔ امام کا چہرہ خدا کے چہرے کے برابر ہے۔
عقیدت سے امام کا دیدار کرنے والا۔ خدا کا دیدار کر رہا ہے۔

حوالہ: سبق II صفحہ نمبر ۸ شاکشہن مالا III درسی کتاب برائے ٹائٹ اسکول ریلیجنس
یکے از مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی۔

તમારે કોઈ કામ નથી હોતું અને હીંદુ કરવા આંદો છે ત્યારે, અમે તમને જોઈને ઘણા ખુશી થઈએ છીએ, પણ કોઈની અને પોતાના ધર્મામાં તુકરાન ઉઠાવી આંદો આવે તેથી અમે ખુશી થતા નથી. ખાન:વાદાન.”

મુંબઈ (વાડી) તા. ૨૯-૧૨-૧૯

“તમે જાણતા હોશો કે આજે પણ મહાનવીનું જીવન જગત પડતાતા જાય છે, દરેક વસ્તુ બદલાતી રહે છે, જેમાં દોરવણી હાજર ઇમામજ આપી શકે. ઇસ્માઈલીઓ પાસે જાણી મારે કેઈ કાબેજી પુસ્તક નથી, પાચુ હેયાત ઇમાર.

“અમારી આખી જીંદગીમાં અમે હળવાશ કરેલ નથી,
પ્રસંગ અલગેડ અને કેમ માટે અત્યંત કાયદાકારક હોવાથી
તમને બારપુર્વક અખીલ કરીએ છીએ.

સોડીવાર રાહ જોયા ખાદ કોઈ ગિયું નહિ થવાથી રરમાબ્ધ:

इरमान ५३१ भुं.

મુંબઈ તા. ૩૦-૧૨-

६६ भोलाना मधुी सलामन सरदार मुलतान मोहम्मदशाह ६
समाप्तीया २०५२-२३ मेरपुरीय मोसाप्रीना विद्यार्थीमेने हस

۳۸

خلاصه

آپ جانتے ہیں کہ انسان کی زندگی اور دنیا بھر وقت بدلتی رہتی ہے۔ ہر چیز بدلتی رہتی ہے۔ جس میں صحیح ہدایت امام حاضر ہی دے سکتے ہیں۔

اسماعیلیوں کے پاس ہدایت کے لئے کوئی لکھی ہوئی کتاب نہیں ہے۔

مگر زندہ امام ہے (ہدایت کے لئے)۔

آغا خان III کے فرامین کا مجموعہ

حوالہ: فرمان نمبر ۵۳۰ کلام امام حسین حصہ II صفحہ ۳۹۳

میکے از مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوی ایشن برائے انڈیا بمبئی۔

[९४]

લેકોને ફરમાવ્યું કે, આ કિતાબ મને રસુલિલ્લાહે આપી છે, તેમ તમારી જાસે લઈ આણવા વસિયત કરી હતી, માટે તમે વ્યે.

ત્યારે સર્વે લોકો બોલ્યા કે, અમારી પાસે હજારો ઉચ્ચમાનની કિતાબ છે, તે બસ છે. તમારી કિતાબની અમને જરૂર નથી.

ત્યારે સુતંઝઅલીએ ફરમાવું કે, આ કિતાબની તમને રતી જેટલી જાણ, કયામતના દિવસ સુધી ખબર નહિ પડે. એમ કહી કિતાબ પોતાને મઠે પાછી લઇ ગયા.

તે કિપણ પાડા દ્ય છે તેના માટે પીર સદરદ્દીને તમ
ગીનાનમ્, સમજવેલ છે, તે પ્રમાણે ચાલો.

इरमान २१ भुं.

$$4\sqrt{2} \leq |z| \leq 10, \quad 2 - \pi \leq \arg z \leq \pi$$

६३ मौखाना भूपी सतामत घनाः मन्त्रार म्याजा सुलतान मोहम्मदशाह
दातर भूमिमे करमान्यः

“કચ્છમાં તના દિવસે જહનમમાં એવા લોકોને નાખવ મા આપણે કે જેઓએ ઈલાહત બંદગી કરી નહિ હોય. કોઈનું કોઈનું લઈ પાછું દીધું નહિ હોય, ખુદાના હક્ક વાને માટે વાજેલા ના દીધે નહિ હોય, જનાકારી કરી હોય, તેમ અસબ પીધું હોય અને મા આપણે દુઃખ દીધું હોય.”

ત્યાર બાદ મોલાના દ્વારને ખુલાં કરીને

“જો એ જામાતખાનામાં નહિ ગયા હોય અને ઇમાદત નહિ કરી હોય, પણ ત્યારબાદ તોખા કરી દુશ્મે અને પત્ની ઇમાદત કરી ડાશે અને જામાતખાને ગયેલ દુશ્મે, એ લોકોને મુઝારો મળશે.

જે માણસે ઉછીનું લીધું હશે અને પાન નહિ આપ્યું હોય
પાન આપનાર પાસે માટી મેળવી હશે તેના પ્રત્યક્ષ થશે.

જેણે માથે વાજેબાત નહિ દીધા હોય પણ પાઠ્યગ્રંથો લખ્યા કરીને માથે વાજેબાત દીધા હોય તેનો પણ કુટખરો થશે.

حضرت مرتضیٰ علی نے لوگوں کو فرمایا کہ یہ کتاب مجھ کو رسول اللہ نے دی ہے اور آپ لوگوں تک پہنچانے کی وصیت کی ہے اس لئے آپ اس کو لیجئے۔

اس پر سب لوگوں نے کہا کہ ہمارے پاس حضرت عثمان کی کتاب ہے وہ کافی ہے۔ آپ کی کتاب کی ہم کو ضرورت نہیں ہے۔ اس پر مرتضیٰ علی نے فرمایا کہ اس کتاب کی رقی برابر خبر آپ لوگوں کو تا قیامت نہیں ملے گی۔ یہ کہہ کر کتاب اپنے گھر واپس لے گئے۔ وہ کتاب بقیہ دس سپارے ہیں۔ جس کے بارے میں پیر صدر الدین نے ”گنان“ میں سمجھایا ہے۔ اس کے مطابق عمل کرو۔

آغا خان III کے فرامین کا مجموعہ

حوالہ: فرمان نمبر ۲۰ حصہ I کلام امام مبین - صفحہ ۶۴
یکے از مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی۔

તમારા વારતે ઈલિમ છે તે “ગીતાન” છે.
કુરઆને શરીફને તેરસો વર્ષ થયા છે, તે અલ્લે નરણની વાં
આટે છે “ગીતાન”ને સાતસો વર્ષ થયાં છે. તમારા આટે ગીતાન
તે ઉપર તમે ચાલો.

તમારા દીન સચ્ચાઈને છે આટે સત્યતા રાખો. મિત્ર
બગરબના જાઓ.

જેમ હમેશાં એકદિલી અને મહોબ્બતથી દીન ઉપર ર
છે, તેમજ, ઘણી મહોબ્બત, ચીવટ અને હીમત રાખીને ત
સંભાળો.”

બાદ મીલાના દાખર ઇમામે પંજેભાઈએ ફરમાવું:

“પંજેભાઈઓનું દ્રષ્ટાંત શું છે? મિયાલ બાલે બધા ભાઈઓ છે
આ હાથ છે તે પંજે છે, તેમાં પાંચ પાંચળીઓ છે તે ભાઈ
ઓ છે, અગર આ પંજને લેળો ફરવામાં આવે તો ફેટલી મુજબ
આવે? તેમ તમે પંજેભાઈઓ નો એકદિલી રહેશો તો મુજબ
ઘણી થશે.

એકદિલ થવાનું દ્રષ્ટાંત એ છે કે, એમાં માણસો આવે આવ્યા ખર
હતા, તેઓની સાથે આવ હતા. તેઓને રસ્તામાં પાંચ ચોર મળ્યા
જેઓએ તે સો જણને હુડી લીધા.” ત્યારે તે સો જણા શહેર
પહોંચ્યા, ત્યારે હોદાએ તેઓને પુછ્યું કે તમે સો જણા હતા છ
તમને પાંચ જણાઓએ કેમ હુડી લીધા? ત્યારે તેઓએ જવાબ આપ
કે, અમે સો જણા હતાં પણ અમારા દિલ જુદા જુદા હતાં એ
ચોર પાંચ હતા પણ તેઓ એકદિલ હતાં, તેથી તેઓએ નર
હુડી લીધા.

તમે અમારી જમાત અમારા સુન્દિ છે; ને તમે એકદિલી
ચાલશો તો ઈશ્વા અલ્લાહ, તમને ફાઇ લેખી શકશે નહિ.

તમારા દીન સત્ય છે તે ચુજળ તમે સત્યતાથી ચાલો. જુ
બાલવું નહિ. ધર્મો રાજમાર પણ સત્યતાથી કરો. ફાઇનો હ

خلاصہ

آپ لوگوں کے لئے جو علم ہے وہ گننان ہے۔ قرآن شریف کو تیرہ سو سال ہو چکے ہیں۔ وہ ملک عرب کی آبادی کے لئے ہے۔ گننان کو سات سو سال ہوئے ہیں تم لوگوں کے لئے گننان ہے اور اسی پر عمل کرنا۔

فرمان نمبر ۳۱ صفحہ نمبر ۸۱ حصہ ۱ کلام امام حسین۔ آغا خان III کے فرامین کا مجموعہ
یکے از مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی۔

تમે હિંદુ હતા ત્યારે, વખતને અનુસાર આસ્તે આસ્તે તમોને સમજણ આપવામાં આવી. જો તરત તે વખતે કહેવામાં આવતે કે, મુસલમાન થાઓ તો, તમે કબુલ નહિ કરત, પણ, આસ્તે આસ્તે સમજાવીને તમને મુસલમાન કરવામાં આવ્યા.

તમને જે ગીતાનો આખ્યા છે, તે સમજીને પાંડવા જોઈએ અને એક બીજાને શીખવવા જોઈએ.

જે ઇમામનો વારો હોય, તના ફરમાન ઉપર ચાલશે તો તમને ફાયદો થશે.

અસલમાં “તૌરેત,” “ઇજ્જલ,” “ઝંબુર,” “કુરકાન” એ સર્વે કિતાબો, ગુદી ગુદી કેમો ઉપર, ગુદે ગુદે વખતે નાઝીલ થયું હતી, તે સર્વે સત્ય હતી. કુરઆને શરીફ પણ સત્ય હતું, પરંતુ, બદીદા ઉસમાનના વખતમાં, તેમાં ફેરફાર કરી નાંખવામાં આવ્યો છે. આગળના બોલો પાછળ અને પાછળના બોલો આગળ રાખવામાં આવ્યા છે. આ બાબતનો સર્વે ખુલાસો અમારી પાસે છે. તમે અમને પુછશો તો અમે તેનો ખુલાસો તમને દેખાડશું. તમને ગીતાનની નાઅનામા સમજણ પડતા ન હોય તો અમને પુછો, અમે તમને ખુલાસો સમજાવશું. અમે અત્રે આવ્યા છીએ, તે તમારો સુધારો કરવા તથા તમારા જીવનો ધુરકારો કરવા આવ્યા છીએ.

તમે એક બીજાને મદદ કરો, એક બીજાને ચાહો અને એક બીજાની ખિદમત કરો તેમાં તમને ઘણો ફાયદો છે.

તમને સર્વે જાહેરી કામ જોઈએ છે, બાતુની કામમાં તમે કાંઈ ધ્યાન આપતા નથી. જાહેરી સઘળું દુનિયાને લગતું છે, તમે બાતુન ઉપર નિગાહ રાખો. જો તમે બાતુનને જોશો તોજ તમારાં કામ થશે.

ત્યારે કુરાને શરીફ નાઝીલ થયું ત્યારે અરબ લોક હતાં. આ વાતને તોરસો વર્ષ થઈ ગયા છે. તમને આ વર્ષ ઉપર ગીતાન નાંખવામાં આવ્યા છે તે બરાબર સમજીને વાંચજો. ગીતાનની સ્થર તરેહની માયના થાય છે તે બરાબર સમજીને વાંચજો તમને કે

خلاصہ

جس امام کی باری ہوتی ہے اس کے فرمان پر عمل کرو تو فائدہ ہوگا۔

اصل میں "توریت" "انجیل" "زبور" اور "فرقان" یہ سب کتابیں الگ الگ قوم پر الگ الگ وقفہ پر نازل ہوئی تھیں۔ قرآن شریف بھی حق تھا۔ مگر خلیفہ عثمان کے وقت میں رد و بدل کر دیا گیا ہے۔ آگے کے الفاظ پیچھے اور پیچھے کے الفاظ آگے رکھ دیئے گئے ہیں۔ اس معاملے میں سارے خلاصے ہمارے پاس ہیں۔

تم لوگ ہم سے پوچھو گے تو ہم تم کو یہ خلاصہ دکھائیں گے۔

آغا خان III کے فرامین کا مجموعہ

حوالہ: کلام امام حسین صفحہ ۹۶ حصہ ۱ فرمان نمبر ۳۸

یکے از مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی۔

ઠેકાણે સમજણ ન પડે તો, અમારી પાસે આવીને અમને અમે તેનો ખુલાસો કરી આપશું.

ગીનાન પડે છે અને સમજતો નથી તેને કાંઈપણ કાયદે સ્વાહીલી લોકોને તમે ગુજરાતી કિતાબ પડીને સંભળાવો કે શું સમજી શકે? અરબી ભાષા તમે જાણતા નથી અને કુશરીક વાંચો તો, તમે શું સમજો? તમે એકનું બીજું જ બેસશો. જેઓની જે ભાષા છે, તેઓને અમે તેઓની ભાષામાં જ આપેલું છે.

પંજેલાઈઓએ હુમેશાં જાગરણ વખતે હાજર થવું જોઈએ. અમે તમારાં આરા કામો કરવા માટે અહિં આવ્યા છીએ. તથા માલમ આગળોટને દરિયામાં ચલાવે છે, તેમને રસ્તાની ગારી છે. તેઓ જાણે છે કે, અહીંયા પાણી થોડું છે, અહીંયા છે, અહીંયા ડુંગરા છે, અહીંયા રેતી છે, અહીંયા પાણી જા. અહીંયા રસ્તો સાફ છે, અહીંયાથી ચાલીશ તો પાર ઉતરીશ પ્રમાણે ઈમામ છે. તેને દીનના રસ્તાની સઘળી માહેતગારી છે. તમને સહેલે રસ્તે પાર ઉતારવા માટે આવ્યા છીએ. અમે આવ્યા છીએ તે, તમારા દિલને પથર જેવા કઠણ કરવાને નથી પણ, તમારા દિલને નરમ તથા ચોખ્ખાં કરવાને આવ્યા.

તમે મગજનો ત્યાગ કરો છો અને છીલટાં ખાઓ છો
છીલટાં મ ખાઓ, મગજ ખાઓ.

પણીકા ઉમમાનના સમયમાં કુરઆને શરીફમાંથી કેટલોક
કાઠી નાંખવામાં આવ્યો છે અને કટલાક ભાગ ઉમેરી
આવ્યો છે.

હમામ પાસે હર વખતે એક એક ચીજ નવી
છે, તે અત્રે જાહેર કરવાની નથી, પછી કહેવામાં આ

અમારું કામ કરવામાં જે ફાયદો છે, તના કરતાં, પ'જેલાક
કામ કરવામાં વધારે ફાયદો છે. મોમનનું કામ કરે છે તે
અમારું કામ કરે છે. તેને ઘણા ફાયદો છે.

خلاصہ

خليفة عثمان کے وقت میں کچھ حصہ قرآن شریف میں سے نکال دیا گیا ہے اور کچھ
حصہ بڑھا دیا گیا ہے۔

امام حاضر کے پاس ہر وقت ایک چیز نئی ہوتی ہے۔ یہ اس وقت بتانے کی نہیں ہے
بعد میں ہم بتلائیں گے۔

آغا خان III کے فرامین کا مجموعہ

حوالہ: فرمان نمبر ۳۸ ”کلام امام حسین“ صفحہ ۹۷ حصہ I

یکے از مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی۔

પોતાની સાધના, પોતાના જ્ઞાન, અને તે દ્વારા મેળ-
વેલ સિદ્ધિના આધારે સૈવક ઇમામશાહે જોમ કહ્યું છે કે
“જે પ્રમાણે ત્રીસ સિપારા દ્વારા લોકોને ઇલાહી કલામોની
નવાજેશ થઈ છે તેમ, વહીઓ દ્વારા જે કલામોની નવા-
જેશ થતી બધે થયા પછી ઇમાનના ઇમામો દ્વારા ફરમા-
નો રૂપી જે કલામો, જે હિદાયતની નવાજેશ થાય છે તે
પણ ઇલાહી કલામો જેવાજ કલામો છે. અલ્લાહે હ. પય-
ગંબર સાહેબ (સ.) મારફત ત્રીસ સિપારા લાઈ કર્યા અને
હવે તે ઇમાનના ઇમામ દ્વારા ફરમાનો સ્વરૂપે બહાર
થાય છે.”

પાક કુરાનમાં ત્રણ વિભાગો છે. જેમાં હ. મુહમ્મદના
અગાઉ થઈ ગયેલા પયગંબરોના વૃત્તાંતો અને તે સમયના
લોકોની વિગતોનો પહેલો વિભાગ, નમાઝ, રોઝા, નિકકાહ,
તલ્લાક અને હજ સંબંધી ઇસ્લામી કાનૂનોનો બીજો
વિભાગ અને નિતિ-નિયમો, આચાર-વિચાર અને વ્યવસ્થા-
નને સમાવતો ત્રીજો વિભાગ છે. આથી માણસ મારફતને
પહોંચવા અને પોતાની હસ્તીના રહસ્યનું અને “સીધા
માર્ગ” વિષેનું જ્ઞાન મેળવવા કલામત કરી શકે છે.

સૈવક ઇમામશાહના જણાવ્યા અનુસાર “ત્રીસ સિપારા”
જે વસ્તુવ ઇમામના ફરમાનો છે તે ઇમામ તરફથી સીધા
અને કોઈની પણ દરમિયાનગીરી કે મધ્યસ્થી વગર નવા-
જેશ થઈ રહ્યા છે. જેમાંથી મારફતનું અને સુકિતનું
માર્ગદર્શન મળતું રહે છે. બાકી હકીકતમાં તે કુરાનના

خلاصہ

نزول وحی کا سلسلہ ختم ہونے کے بعد زمانہ کے اماموں کی معرفت ان کے فرمانوں
کی شکل میں جو ہدایات کی جاتی ہیں وہ اللہ کے کلام کے برابر ہیں۔

اللہ نے حضرت پیغمبر کی معرفت تیس سیپارے نازل کئے (باقی دس سیپارے)

زمانہ کے اماموں کی معرفت ان کے فرمانوں کی شکل میں ظاہر ہو رہے ہیں۔

حوالہ: صفحہ نمبر ۶۲ کلام الہی اور امام از: عایجاہ سلطان V نور محمد

یکے از مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے ٹائز انیا

(૧૪)

યારા પંજી સો પાંડવા, એ છો શાહા સોદી
યારા નીવ જયો માલડીયા, એ ચરેધી ઠલીયા.
યારા તેત્રીસ સીરેવળીયા, હમ શાહાવે ધર ખડીયા.
યારા વરસા વેલડીયા, એ ગતીનન પાહા પાંચો.
યારા બારેઈ સો મોખ ધરે, આવમ રાત્રે આવો.
યારા જંપુજમે ગેઠો, શાહા અલી ખીમા ખોડે.
યારા ફજલ કસોટડીયા, આવમ રાત્રે તોરે.
યારા મેડીએ સો મોમના, હેને કલ ન બુલેયા.
યારા શાહાએ ઉમાયો, ધન પીર સદરદીન ખોલેયા.

(૧૩) સવારનું ચોધડીયું ૬૪.

પહેલું પહેલું નામલ એ બુદાલકે લીલે.
લોલ સવસાથે ભાઈતાં વેર ન કીલે.
એલે એલે લોલીઅડે વીરા ગાફલ બુદા.
ધરમ ન લાધાલ એ વીરા કાંએ બુલે.
પુરા સુરા મોમના હેને માણક તોલ.
માણકમે લની માણક વણજન.
સે વણજરાલ સુરનરકે ચીલાણા.
આવે આગે મહેંદી શાહા એ વને ગો ટોલ.
ટોલ ને ધધામાલ શાહાબ બલન નીશાન.

શવે શવે હીંદુઅડા ફલ સુસલમાન.
શવે બામણુ ભેસીઅડા વાંચીન પુસલક પુસલક.
શવે સુલા કાલઅડા હેને પડન ફુલન.
શવે છંદા ભેગીઅડા બેઠા મંદીએ મસાણ.
શવે કુડાસુની સગ સવે શાહા ન ચીલાણા.
એલે એલે છોલીઅડે પીરકે મુખ ન બલેયા.
શવે શવે સંસારી એ સપલા શવે.
એક ન શવેલ જેને સવસુર લેટેયા.
નર અલી- ગેઠડીયા એવા કા લીનણાં.

خلاصہ :-

ہندو بھی اور مسلمان بھی روئیں گے۔

برہمن جوتشی بھی پران پڑھ کر روئیں گے۔

ملا اور قاضی بھی قرآن پڑھنے کے باوجود روئیں گے۔

اپنی دنیا میں بیٹھے ہوئے جوگی بھی روئیں گے۔

تھوڑے سنی کتے بھی روئیں گے۔

کیونکہ ان کو شاہ برحق (امام) کی حفاظت نصیب نہ ہوئی۔

یہ سب گمراہ لوگ پیر (امام) کو نہ پہچاننے کی وجہ سے روئیں گے۔

بس وہ نہیں روئیں گے جن کو ست گمراہ (امام) مل گیا۔

ان کو تو مری علی مل گئے۔

ان کی حقیقت کا کیا کہنا۔

حوالہ: گننہ نمبر ۱۳ صفحہ نمبر ۱۴ مقدس گننان کا مجموعہ از: پیر صدر دین

کے از مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی۔

મુમન ચેતામણી

મુમન ચેતામણી

કં

(સૌયદ ઇમામશાહની રચેલી)

કં

એજી	આદ	નીરંજન	અવતર્યા,
તેનું	ધાનક	છે	એરાક ખંડ માહે;
સતગુરુએ		સોહી	દેખાડીયા,
તે	છે	વ્યાપક	નવ ખંડ માહે;
ચેતો	રીખીસરો	ગુરુ કહે	સાચા સતગુરુ એમ કહ્યા.
એજી	આલ	અલીજીની	તે કહીએ,
નળી	મુહમ્મદ	પીર	મુસલ્લે છે ત્યાંએ;
ઇસરે	આલથી	જે	બુલશે,

તેતા	બયસે	દાજક	માહે.	ચેતે
એલ	ઇસરે	આલથી	આલ	માલીયા,
તે	તો	આવીયા	કહેક	નગરી માહે;
વીરયા	અંગુઆ	થાનક	કહીએ,	
શ્રી	ઇસ્લામશાહ	બેઠા	છે	ત્યાંએ.-ચેતે
એલ	બેમાં	બેમાં	માહે	એ ગલીલ કહીએ;
તેની	સાંખ	છે	એલમ	માહે;
માલીસ	સીપારા	કુરાનના;	ફૂટ	
તે	માહે	ત્રીસ	છે	દુનીયા માહે.-ચેતે
એલ	હસ	સીપારા	બાકી	રહ્યા,
તે	છે	એ	ધર	માહે;
અચરવેદ	તેને	કહીએ,		
તેની	વાલી	સતશુર	મુખજ	માહે.-ચેતે

خلاصہ :-

قرآن کے چالیس پارے ہیں جس میں سے تیس پارے اس دنیا میں ہیں اور
 دس پارے جو باقی رہے وہ اس (امام) کے گھر میں ہیں۔ ان (دس پاروں) کو اطمہر دید
 کہتے ہیں ست گر (امام) کی زبان یہی (دس پارے) ہیں۔
 حوالہ: گننان مومن چیتا منی از سید امام شاہ مجموعہ مقدس گننان صفحہ ۹۵
 یکے از مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی۔

આરતીની સમજૂતી.

સેહેતર દીપ-યાને ધરાક તરફના પ્રદેશમાં મૌલાના હાઝર ઇમામ બહેર ખીરાને છે.

એ મારા લાખઓ! હમેશ સવારે અને સાંજે તેમનું સ્તવ કરો.
દશમા નકલકી અવતાર મૌલા મુર્તઝા અલીના ગુલુગાન કરો.
અસ્સ્તો, સાચા ગુર સોહોદેવ યાને પીર સદરદીને બતાવ્યો છે.

બાર કરોડ શ્રવેના તારણદાર પીર સદરદીને આ દીશા બતાવી છે
યાને ખરી સમજ આપી છે.

દશમા નકલકી અવતાર મૌલા મુર્તઝા અલીના ગુલુગાન કરો. (૧)
અન્ પીયા-એટલે મોટેથી અવાજ કર્યા વગર પોતાની મેજે આશુ
રહે એવો બપ, મોગીનોને બહુવા મળ્યો છે.

કે જેનાથી ચોર્સી લાખ આવાગમણના ફેરાની બંજન મંદી
મંદ છે.

દશમા નકલકી અવતાર મૌલા મુર્તઝા અલીના ગુલુગાન કરો. (૨)
અમર કેમ થઈ શકાય એનો ભેદ મોગીનોને મળ્યો છે, જેનાથી
તેમની ધકાતેર પેઢીઓને મુક્તિ મળે છે.

દશમા નકલકી અવતાર મૌલા મુર્તઝા અલીના ગુલુગાન કરો. (૩)
ચોથા વેદ યાજ્ઞે અથર વેદનો જે બરાબર બહુકાર છે તે બહુ
છે કે દશમા અવતાર રૂપે ગરીબો ઉપર દયા કરનાર પરવરદીનાર
મૌલા બહેર રૂપે યાને હાઝર ઇમામ તરીકે બિરાજે છે.)

દશમા નકલકી અવતાર મૌલા મુર્તઝા અલીના ગુલુગાન કરો. (૪)
અનેક પ્રકારના વાળ અને વાજતો વાગી રહ્યા છે યાને એમ.

خلاصہ

درجہ دوم سبق اول

چوتھا وید یعنی اتر وید کو جو لوگ برابر (پوری طرح) سمجھتے ہیں ان کا یقین ہے کہ اللہ
اپنے دسویں اوتار میں غریبوں پر رحم کرنے والا پروردگار مولیٰ ”حاضر امام“ کے روپ میں
ظاہر ہو کر تشریف فرما ہے۔

حوالہ: تعارفی صفحہ نمبر ۲ سکشن ۱۱ || درسی کتاب برائے ریلیجیئس نائٹ اسکول
یکے از مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی۔

આપણે ઇમામી ઈસમાઈલીઓ હાઝર ઈમામના મુરીદો, ખુદાઈ તુરને કે જે આપણા હાઝર ઇમામમાં રોશન છે, તેને સીઝદો કરીએ છીએ. આપણે તુર

(૫)

પરંત છીએ, કારણ કે આપણે તુરને જ માનીએ છીએ અને તુરને જ સીઝદો કરીએ છીએ

આપણે ઈસમાઈલી દીન-મઝહબ ખુદાઈ તુરની ખરી સમજણ આપનારો દીન છે. જેથી આપણા દીન-મઝહબનો આપણે અભ્યાસ કરવો જોઈએ.

એ તુર પ્રત્યે જે આહના રાખે છે અને એ તુર શું છે તેની જે શોધ કરવાની ઝંખના કરે છે તેના ઉપર ખુદાઈઆલાની મહેરબાની ઉતરે છે.

ખુદાઈ કલામમાં ફરમાવ્યું છે કે “ખુદાઈઆલા જેના ઉપર આહના રાખે છે તેને પોતાના તુર વડે હિદાયત કરે છે.” એ હિદાયતથી આપણને ખુદાઈ તુરનું જ્ઞાન થાય છે, અને એ તુરની આપણે ઈમામે/જમાનથી જ ખરી ઓળખાણ કરી શકીએ છીએ.

પહેલાં સિદ્ધિ

તૈસરો અર્જ

હમ આમી આસામીલી “આમ હાઝર” કે મરિદ - હાકા નોર જો “આમ હાઝર મિન” રોશન હૈ

અસ કો જહેદ કરતે મિન -

હવાલો: સિદ્ધિ ૧ | સફી નંબર ૩૪ | શલ્શમન ૧૧૧ ||| મંજૂર શહેદી વર્ગી ક્તાબ બરાઈ રીજીસ્ટ્રેશન નામ

સ્કોલર

ચીકે અઝમ્પે હા આમીલીયો સુચી અશન બરાઈ અન્દિયા મેમ્બી -

ہم نور پرست ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارا نور پر ایمان ہے اور اسی نور کو ہم سجدہ کرتے ہیں۔

حوالہ: سبق نمبر ۱ صفحہ نمبر ۵ شلشش سن ۱۱۱۱ نمبر ۳
منظور شدہ درسی کتاب برائے ریجنل انسٹاٹ اسکولز
یکے از مطبوعہ علامہ اعلیہ الیوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی۔

(84)

મ. કલ્યાણમાં હમરત મુહમ્મદ મુરતઘાતુ' નામ શા માટે લેવામાં આવે છે ?

૬. હજરત રસૂલે કરીમ મુહમ્મદ મુરતકાએ ધરલામ મઝહબ પતાવ્યો અને પ્રુદાની સનાખત કરાવી તેમજ એકજ પ્રુદાને માનવા હિદાયત કરી અને આપના ઉપર પ્રુદાતઆલા તરફથી વહી આવતી હતી જે વહી સંદેશા રૂપે હોવાથી જે સંદેશો ઇન્સાનેને પહોંચાડતા હતા તેમ આપનામાં પયગમ્બરી નૂર હેમ્ નેથી આપણે કલમામાં નબી સાહેબનું નામ લખ્યું છે.

૩, અને હું અહીં અ. જ. તું નામ શા મારે લખવો છો ?

ઉ. હજરત મૌલા મુર્તાઝાઅલી અ. સ. માં ખુદાઈ તુર હોવાથી તેમ હજરત અલીનું મુખારફ નામ લેવાથી ખુદાઈ તુરની સનાખત થતી હોવાથી આપણે હજરત મૌલા મુર્તાઝાઅલીનું નામ લખએ છીએ. અલીયુલાહ એટલે અલ્લાહમાંથી અલી અથવા અશ્રી ખુદાના તુર ધારક છે.

મ. પુરા તો એક છે તો પછી હવે મુહમ્મદ મુસ્તફા અને હવે
 રામલી મુર્તિજાતી નામ શા માટે લેવું જોઈએ ?

જી. ખુદા તો એક જ છે અને તે ખુદા નૂર છે અને તે નૂર
ખામન છે અને તે ખુદાનું પ્રતિક પાને જાહેર સ્વરૂપ છે જે

سوال :- ہم کلمہ میں حضرت علی کا نام کیوں لیتے ہیں؟

جواب۔ حضرت مولیٰ مرتضیٰ علی میں خدائی نور بنونے کی وجہ سے اور حضرت علی کا مبارک

میں لیتے ہیں۔ علی اللہ یعنی اللہ میں سے علی ہیں یا علی میں خدا کا نورا ہے۔

حوالہ مارگ ورشیکا از مشنری علی بھائی بابوانی

یہ لیجنس ماسٹ اسکولز کے لئے خاص درسی کتاب صفحہ نمبر ۴۸

یکے از مطبوعہ اسما علیہ السلام ایشیون برائے اندیا بمبئی۔

(904)

પ્ર. ૧. આનાથી એમ સમજીત થાય છે કે પુદ્ગલઆલાતી ઓળખાણ કરવા પુદ્ગલઆલાતી જાહેર સ્વરૂપ હોવું જોઈએ ?

ઉ. હા! અને એટલાજ મારે ખુદાતમાલા પોતાની ઓળખાણ
જાહેર સ્વરૂપમાં કરાવે છે અને જનજાનેને એટલા મારે
મનાવ્યા છે. કે પોતાના ખુદાને ઓળખી શકે

પ્ર. ખુદા તો બધા ઠેકાણે વ્યાપેલો છે તેને જ ખુદા કહેવામાં આવે છે અને જાહેર સ્વરૂપમાં હોય તેને પણ ખુદા કહેવો તો શું ખુદાના બે સ્વરૂપ છે ?

ઉ. ૧. પ્રુદા તો એકજ છે પણ જગત આખામાં તે સામાન્ય રીતે
ભરપૂર છે. પણ જ્યાં જાહેર સ્વરૂપમાં હોય ત્યાં વિશેષ રીતે
દરતીમાં આવે છે. જેમ પ્રકાશ બધા ઠેકાણે છે પણ સૂર્યમાં
વિશેષ રીતે દેખાય છે. વિજળી બધા ઠેકાણે છે પણ
પાવર ઢાઢિસમાં વિશેષ રીતે છે. ગુરૂત્વાકર્ષણ સઘળા ઠેકાણે
છે પણ લોહચુંબકમાં વિશેષ રીતે દેખાય છે એજ પ્રમાણે
જાહેર સ્વરૂપમાં પ્રદાદ તરુ વિશેષ રીતે રહેજું છે.

પ્ર. ખુદાતઆલાનું જાહેર સ્વરૂપ તે કાણુ છે ?

૬. દાઝર જેમાના ધણી શાહ કરીમ અલ-દુસેની દાઝર ધમામ કે જેમા પુદાતઆલાતુ નુર છે જ્યારે જાહેરમાં તે નુરને ધારણ કરનાર જસમ છે અને તે જસમનું નામ શાહ કરીમ દાઝર ધમામ છે.

પ્ર. ખુદાતઆલા જાહેર સ્વરૂપમાં આવે છે તે માટે શું સાબિતી છે ?

سوال :- کیا یہ ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کی پہچان کے لئے خدا کی ظاہری شکل ہونا

چاہئے؟

જવાબ - હાں! اور اسی لئے اللہ تعالیٰ اپنی پہچان ظاہر روپ میں (امام) کراتے ہیں۔

اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا گیا ہے کہ وہ اپنے خدا کو پہچانیں۔

سوال - خدا تعالیٰ کا ظاہر روپ کیا ہے؟

જવાબ - حاضر جامہ کا دھنی شاہ کریم الحسینی امام حاضر کہ جس میں خدا کا نور ہے جو ظاہر

میں نور کا حامل جسم ہے۔ اسی کا نام شاہ کریم امام حاضر ہے۔

حوالہ: صفحہ نمبر ۱۰۶ مارگ درشیکا حصہ ۱ منظور شدہ مخصوص درسی کتاب برائے

ریلیجنس ٹائٹ اسکوئرز از: علی بھائی بابوانی

یکے از مطبعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی۔

(૮૧)

ઉ. ખુદાઇ નુર એક છે ત્યારે ઇમામના જરમના હોય નાથ
અલમ અલમ હોય છે. જે નુર ૬૦ આદમમાં ૬૦ એક
નુર ૬૦ મૌલા મુતઝાલીમાં ૬૦ અને એક નુર હાલમાં
હાજર મૌલાના શાહ કરીમ હાજર ઇમામમાં જવાબર છે

પ્ર. હાજર ઇમામ અકલમાં કેવો છે ?

ઉ. હાજર ઇમામ અકલે કુલ છે. એટલે શું થયું, શું થયું
છે અને શું થયું તે સપણું ઇમામને રાસન હોય છે. તેમજ
દરેક વીજ જાહેર ઇમામમાં સમાવેલી હોય છે. એટલે
દરેક વરણ માન અથવા કલમ ઇમામને હોય છે. તેમજ
તેઓ સર્વ કહેવાય છે.

પ્ર. ખુદાતઆલાને હાથ હોય છે ?

ખુદાતઆલા એ તો નુર છે. એટલે એક નોત અથવા
ચકિત છે. પણ હાજર ઇમામમાં ખુદાઇ નુર હોવાથી હાજર
ઇમામના હાથ એ ખુદાના હાથ છે. એજ પ્રમાણે હાજર
ઇમામનો સહેરો એ ખુદાનો સહેરો છે. તેમજ હાજર ઇમામનો
દોદાર એ ખુદાના દોદાર છે. આપણે બોલત કરીએ છીએ
ત્યારે આપણા ઉપર હાજર ઇમામ પોતાનો મુબારક હાથ
મુકે છે. તેમજ આપણે તેઓના દરત મુબીએ છીએ ત્યારે
પોતાનો હાથ આપણે છે. જરી રીતે આ હાથ એ ખુદાનો
હાથ છે. એવું આપણું ઇમાન છે.

પ્ર. ખુદાતઆલા જેના ઉપર રાજ થાય તેને પોતાના નુર વડે
દિદાયત કરે છે તો એ કેનાથી દિદાયત કરે છે ?

سوال :- امام حاضر عقل کے اعتبار سے کیسے ہیں؟

جواب :- امام حاضر "عقل کل" ہیں یعنی جو کچھ ہو چکا، جو کچھ ہو رہا ہے۔ اور جو پیشہ ہونے والا ہے، وہ سب امام پر روشن ہوتا ہے اور ہر چیز امام ظاہر میں سموٹی ہوئی ہے۔ اس لئے ہر چیز کا علم امام حاضر کو ہوتا ہے، اس لئے ان کو "کامل العلم" کہتے ہیں۔

سوال :- کیا خدا تعالیٰ کے ہاتھ ہوتے ہیں؟

جواب :- خدا تعالیٰ تو ایک نور ہے یعنی ایک شمع یا توانائی ہے لیکن امام حاضر میں خدائی نور ہونے کی وجہ سے امام کا ہاتھ ہی خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اس طرح امام حاضر کا چہرہ خدا کا چہرہ ہوتا ہے۔ امام حاضر کا دیدار خدا کا دیدار ہوتا ہے۔ جب ہم بیعت کرتے ہیں تو اس وقت امام حاضر کا ہاتھ ہمارے اوپر ہوتا ہے اور جب ہم دست بوسی کرتے ہیں تو امام اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے ہیں، درحقیقت یہی ہاتھ اللہ کا ہاتھ ہوتا ہے اور یہی ہمارا ایمان ہے۔

حوالہ: مارگ درشیکا حصہ ۱ صفحہ ۸۱ منظور شدہ درسی کتاب برائے ریجنل انسپکٹر اسکولز
یکے از مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی۔

[۴۷۶]

હુઆ આશિષ માટે અમને નહિ લખતા. એતો હમેશાં તમને
આપીએ છીએ. અમે સુરકીલ કુશા છીએ અને સુરકીલ
આસાન કરવા અમે આવ્યા છીએ. તો તમને એવી કાઠ
સુરકીલી હોય તો અમને ગુજરાતીમાં કે અંગ્રેજીમાં લખીને આપજો.
ખાનાવાદાન."

ફરમાન પટ્ટ મું.

કરાચી તા. ૪-૨-૧૯૫૧.

હક મોલાના ધણી સલામત સરકાર સુલતાન મોહમ્મદશાહ હાજર ધમામે
ફરમાવ્યું:

“અમારા રૂઢાની ફરજદોની મુલાકાતથી અમે બહુજ ખુશી થયા છીએ. અમે ન્યાં પણ હોઈએ છીએ ત્યાં હમેશાં રાત અને દિવસ આ મુદકના રૂઢાની ફરજદોને યાદ કરીએ છીએ અને દુઆ આશિષ ફરમાવીએ છીએ. જમાત ઉપર અમે બહુ રાજી અને ખુશી છીએ. એક બાબત બહુ જરૂરી અને વાજબ છે. એ જરૂરનું છે કે કોઈ ઇસમાઈલી એવો ખ્યાલ ન કરે કે આ મુહાજર છે, આ અન્સાર છે, આ બહારથી આવ્યો છે, આ સિધી છે, આ મુબઇનો છે કે કાઠીયાવાડનો. આ નવા છે, આ જુના છે. આવા ખ્યાલ કરશો તો કેમ આખાદ થશો? આવા ખ્યાલો નહિ કરવા. જુઓ એમ કરશો તો બેઉ તરફથી મરો થશે. એક બાપ અને એક માના બેટા સમજીને એકબીજાને મદદ કરવી.”

એ બીજાને કમજોર નહિ કરવા. દુઃખી નહિ કરવા. ખુશી કરવા. જોર આપવું એ જરૂરનું છે. એકબીજાને કમજોર કરવાનો વિચાર હશે તો કેમ કામ આવશે? કોઈને કાયદો નહિ થાય. આ આ છે, આ તે છે એવું કદિ નહિ જોઈએ.

જેઓ મોટા લીડર છે, તેઓ હમેશાં ખ્યાલ કરે કે કામ કેમ આગળ વધે. અગર બે મત હોય તો કામ કેમ આગળ જાય.

خلاصہ :-

صرف دعا کے لئے ہم کو بار بار نہ لکھنا چاہیے۔ وہ تو ہم ہمیشہ آپ کو دیتے ہی رہتے ہیں۔ ہم مشکل کشا ہیں اور مشکل آسان کرنے کے لئے آئے ہیں۔

اگر آپ کو کوئی مشکل درپیش ہو تو ہجراتی یا انگریزی میں آپ ہم کو لکھ کر دیجئے۔

خانہ اذان (خانہ آبادان)

آغا خان III کے فرامین کا مجموعہ

حوالہ فرمان نمبر ۷۹۸ کلام امام مبین حصہ ۲ صفحہ ۴۸۵

یکے از مطبوعہ ماسامیلہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی۔

જ ત્યાં પગે પાવડીયે શાહ ચડશે ચતુરભુજ, દઈત કાલીંગાન
ઉદરો
જ ત્યાં બણે સુરભદે રાણી આંબળો કાલીંગા, અલી તણા હળ
આથા
જ ત્યાં પાઠમથી અલી ઉગમે આવે, બેધા જલો મધ્યર મલશે
જ ત્યાં મુચ્છ રૂપે શાહ સાવેર સોજ્યા, દઈત સંખાસર મારીયા.
જ ત્યાં સંખાસરનું શાહ મુસ્તક મરોડીયા, વેદ ચારેઈ વારીયા.
જ ત્યાં કોરબ રૂપે મધુકીટક છેદીયા, પુઠીયે બાર ઝલાયા.
જ ત્યાં સાત સાયર શાહ મહી વીલોડીયા, નાગ નેત્રેસું તાણીયા.
જ ત્યાં વારાહ રૂપે વર શાહ અવતરીયા, મોર દાણુવ શાહ
મારીયાં.
જ ત્યાં પાંચ કરોડમું રાજ પહેલાજ તારીયા, દઈત દુરજાઈંશ
સંહારીયા.
જ ત્યાં વાયમન રૂપે શાહ મીંહુ રંગી બેઠો, બલીને આંખીયો
પધવાર.
જ ત્યાં શેરત્રાઅરજણુ શાહ પીંજરે ઘાલીયો, કરશીરામ નામ
ભણાવીયા.
જ ત્યાં રામ રૂપે શાહ સીતા વારી, દઈત દશાસર મારીયા.
જ ત્યાં દશ મુસ્તકનો શાહ રાવણુ રોળીયા, રાજ ભણીશણુને
આલીયા.
જ ત્યાં કાન રૂપે શાહ કાલી નાધી, કમલના બાર ઝલાયા.
જ ત્યાં આઠમે નંદ હેર ગોવીંદ ખાલા, દઈત કંશાશુર મારીયા.
જ ત્યાં બુધ રૂપે શાહ પ્રગટ હુઆ, પંજહી પાંડવ તારીયા.
જ ત્યાં નવે કરોડમું રાજ બુજેશણુ તારીયા, દઈત દુરબોધન
સંહારીયા.
જ ત્યાં આજકાલ દશમે શાહ પ્રગટ હુઆ, અલી રૂપે નાગ
ભણાયા.
જ ત્યાં હલહલ ચાલે પરદડ વાજે, કુંકેસું પરખત તોડે.

(۱)۔ پہلا اوتار شاہ نے مچھلی کے روپ میں لیا۔ ”دیوسنگھاسر“ کی گردن مروڑ کر شاہ نے

مارڈال اور چاروں ویداس سے لے آئے۔

(۲)۔ دوسرا اوتار کچھوے کی شکل میں لیا اور دیو ”مدھو لکھ“ کو مارا اور پوری دنیا کا بوجھ

اپنی پیٹھ پر اٹھایا۔

(۳)۔ شاہ نے تیسرا اوتار و آراہ (سور) کے روپ میں لیا اور شاہ نے ”موزا“ دیو کو مارا

اور دیو نہر تانکس کو بھی مارا اور ”پر حلا“ اور پانچ کروڑ مریدوں کو نجات دلائی۔

(۴)۔ شاہ نے چوتھا اوتار ”نوا نین“ کے روپ میں لیا اور ”دیو بلی“ کو ہلاک کیا۔

(۵)۔ شاہ نے ”پر شورام“ کے روپ میں پانچواں اوتار لیا اور ”شیستر ارجن“ دیو کو مارا۔

(۶)۔ چھٹا اور تار شاہ نے ”رام“ کے روپ میں لیا۔ اور دس سرواے ”راون“ دیو کو

ہلاک کیا۔ سیتا کو آزاد کرایا اور رلجہ ”وہشتن“ کو ”لکا“ کا رلجہ بنایا۔

(۸)۔ آٹھواں اوتار شاہ نے ”کرشن“ کے روپ میں لیا ”نند“ کے گھر پیدا ہوئے۔

کالے مہیب ناگ کی ناک میں ٹکیل ڈال دی اور دیو ”کنسا سور“ کو مارا۔

(۹)۔ شاہ نے ”نواں“ اوتار ”بدھ“ کے روپ میں لیا۔ اور دیو ”دریو دھن“ کو ہلاک

کیا۔ پانچ پاندوؤں کو بچایا اور رلجہ ”یو دھشٹر“ کو نو روڑ مریدوں کے ساتھ نجات دلائی۔

(۱۰)۔ آجکل دسویں اوتار میں ”عقی“ کے روپ شاہ ظہور میں ہیں۔

حوالہ : گنان نمبر ۴۴ صفحہ نمبر ۴۶ مقدس گنان کا مجموعہ

مرتبہ پیر شمس کے از مطبوعہ اسماعیلیہ ریلیجنس بک ڈپو بمبئی۔

એજી આજ કલ હોમિ અલી અવતરીયા નકલ કી નામ ભણાયા;

આ હુલહુલ ઘોડે સાહેબ રાજે ચડશે ખણું ગ વધારો અલી લેશે હાથ ૩૩

એજી પુરવ વહી કાલીંગો આવશે અને સેન મેલાવો કરશે;

અનત હળ દધતુની પાસે, ભાઈ સો બી ચડી કરી આવશે. ૩૪

એજી આદ વીશનું અલી નામ ભણાયા ગુર પ્રહા નબી

મહમદ કીલાયા;

આપ ઇશ્વર આદમ નામ ભણાયા મુસલમાની રૂપ ભણાયા. ૩૫

એજી આદ અંત કેરા દેવ મલેગે કોણ કોણ દેવ વખાણો;

સુંદર રૂપ માહા બલવંત તેના તેજ તણો પાર ન બાણો. ૩૬

એજી નવાણું કરોડી જખેસર આવે અને છપન કરોડીયું મેલ;

કીનર કરોડી બત્રીસ આવે, તેત્રીસ કરોડી દેવ. ૩૭

એજ પાંચ કરોડીયું પહેલાજ ચડશે અને સાતે શરીચંદ્ર રાય;
 નવ કરોડીયે બુજેઠણ ચડે, બારે પીર સદરદીન બલવંત. ૩૮
 એજ પીર હશન શાહા : થે સેન મલેગે અને મલશે અનંત
 અપાર;
 અનંત કરોડીયું જીવ માધરસે, તે સાચા મુનીવર સાર. ૩૯
 એજ એક લાખ ને ચોવીસ હજાર પયગમ્બર મળશે, માંહે
 પયગમ્બર નખી મહમદ સરદાર;
 સીતેર સોહોસો હુસેની ચડશે, શાહના સેનમાં મલશે આહે. ૪૦
 એજ પાંચ લાખસું ઈશ્વર ગોરખ લણીયે સીંગડીઉના નાદ
 પુરાવશે;
 આસ લાખ ભેગણીયું મળે સો દમક દમર વળાવશે. ૪૧
 એજ માણું લાખ દળ દેવીઉના લણીયે સો રૂદર ખપર પુરાવે;
 રીંછ વાંદરાનો પાર ન બાણું, સો હડમત સેન પુરાવે. ૪૨
 એજ નવકુળ નાગ વાલંગસું લણીયે તે કુકે પરખત ઉડાડે;
 જીન ભુતાવલ સાથે તે શાહના સેનમાં આવે. ૪૩
 એજ મારી દાણુવ નરવસ કરશે અને નાટક દીન રચાવે;
 આ સતગુર સોહોદેવ અમીરસ બોલીયા સો શાહા રીખીસરને
 રાજ કરાવે. ૪૪

خلاصہ

وشتو بھوان کا نام "علی" بتایا گیا۔ گرو برہما کا نام نبی محمد کہا گیا۔

ایشور کا نام آدم بتایا۔

یہ (وشتو۔ برہما اور ایشور) مسلمان نام ہیں۔

حوالہ : کتاب نمبر ۱۰۵ صفحہ نمبر ۱۶۶ مقدس کتاب کا مجموعہ از پیر صدر دین

کیا از مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی۔

મુમન ચેતાગણા

મુમન ચેતાગણા

૨૦૬

અજ તારે પોતાની કુદરત રાખી પોતા કેન,				
નખી	મુહમ્મદ	અમલ્યા	સરવે	વીચાર;
ધન	ધન	માત	તાતને	કરીએ
એ	છે	આદ	નિરંજનનો	અવતાર ચિતો
એજ	એણે	પરથમ	પહેલો	સહી કીધો,

એલ દશેઠ દસમી પાતી કહીએ,
તે દેને નર અલીજને આધાર
આલીસો અમારો આલને
પીર મરીદના એ છે વહેવાર ચેતો ૦ ૧૪૨
એલ અલી તે અલ્લાહ કરી માનને,
પીર તે નખી મુહમ્મદ સરદાર
અમારે ફરમાન તમે આલને,
તો તમારા વાધયે પુત્ર ને પરિવાર-ચેતો ૦ ૧૪૩
એલ તેની એ પાણી તમને હઉં
તેને તમને કહું છું વિચાર;
આલ તમારી જે થાયસે,
પુત્રી પુત્ર ને પરિવાર-ચેતો ૦ ૧૪૪
એલ તેને તમે લઈ કરી આલને,
તે પરવત ઉપરે સાર;
તેને ત્યાંથી તમે એવને
અલી અલ્લાહ કરી તેને આધાર-ચેતો ૦ ૧૪૫
એલ તે અલી અલ્લાહ સહી હશે,
તો તને હશે પુત્ર ને પરિવાર
તો એ ને એવને સતમું,
દશેઠ દેને એ નરજને સાર-ચેતો ૦ ૧૪૬
એલ નર અલીજને દશેઠ જે તમે આલશે,
તો તમારા વાધયે રીઢી સિદ્ધી (નાણું) પુત્રને પરિવાર,
ઇમાન સલામત તેના રાખશે,
આપણે નર અલી સિરજલહાર-ચેતો ૦ ૧૪૭
એલ ત્યાંથી આલ તમારી બુમમહ આલશે,
તેને સેસો નહિરે લગાર;
જે હવે સતપંથ પરમ પીછાણશે,
જ્યાં સુધી આવશે કીયામત રાજની સંભાર-ચેતો ૦ ૧૪૮
એલ તમારી જે આલ થાયે,
તેવું આ સંતપ્રમુદ રહેશે વહેવાર,
નર અલીજને તે સહી કરી માનશે,
પીર નખી મુહમ્મદ ને મુસલ્લી સાર-ચેતો ૦ ૧૪૯

خلاصہ:

علی کو اللہ کہہ کر اس کا سہارا حاصل کرو:-

جو لوگ علی کو دل سے اللہ માનیں گے ان کی آل و اولاد میں اضافہ ہوگا اور وہ فلاح

પામیں گے اسی وجہ سے تربیتی طاعت و عبادت کرنا۔ اسی تربیتی کودشون (دسواں حصہ)

حوالہ: گنان مومن چیتا منی از سید امام شاہ جمعہ مقدس گنا نیوں صفحہ نمبر ۱۱۳
یکے از مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی۔

એલ જેને સતગુરે જીવાડીઓ;
મુવે જીવાડયો તે સતગુર વર દાતાર;
એ તજુ જજીને ધરમ આલીઓ,
ખીજે ખોલીઓ તે સરવે સંસાર. ચેતો ૦ ૩૫૮
એલ તેને સતગુરે વાણી કહિ,
મુરીઠ દીધા મુલક ઉંચ મોંજર;
સતગુરના કરમાને જે ચાલશે,
તો આગળ પામશે મોક્ષ દીદાર. ચેતો ૦ ૩૫૯
એલ સતગુરના વાચકે તે સુધા ચાલશે,
દેજે સતગુર મુખે દસોદનો ત્યાદાર;
ચાલીસો તે પીર મુખે આપશે,
અને કરશે તે મુકરીત અપાર. ચેતો ૦ ૩૬૦
એલ ખરા દસોદી મુકરીતવ તા;
તે તો આવશે અમારે દાર,
આખરની વેળા નરે આવશે;
તારે તે વિતરશે પહેલે પાર. ચેતો ૦ ૩૬૧
એલ તેને સતગુરે જોયો દેખાડીઓ,
શાહા કાસમે તે અવતાર;
એને તે અસાહ કરીને માન્યા,
તમા રાક જ આવજન લગાર. ચેતો ૦ ૩૬૨
એલ એને જે જીવ ચોક્ક કરી માનશે,
તે નહિ સતપથી તે રાખડી સાર;
જેના પ્રથમના પુન સાચા નહિ,
તે નહિ ઓળખશે લગર એમ પાત્ર અવતાર. ચેતો ૦ ૩૬૩
એલ બલખ નાનગન અ નરજી કહીએ,
તેની કળાનું નહિ કોઈ પાર;
આદ ઉગીઆદથી એ નરજી કહીએ;
તેની ખેલ રમત છે જુગાજુગ સાર. ચેતો ૦ ૩૬૪
એલ એ ધરમજ આલશે,
તેને આવાગમજ નહીરે સંસાર;
આ કલગુગ સંધે જે ધર રહેશે;
તે જીવ પામશે મોક્ષ મુગત દીદાર. ચેતો ૦ ૩૬૫

ست گرجی کی خدمت ”دشوند“ دیتے رہیں۔ اور چالیسواں حصہ پیر کو دیتے ہوئے۔ اور
بے شمار ”سکریت“ دیتے رہے۔ جو خلوص دل سے ”دشوند اور سکریت“ دیتے ہیں۔
ان جب آخری گھڑی آئے گی (یعنی موت کا وقت) تو یہ آپ (امام) کے پاس پہنچیں
گے۔

پیر نے امام حاضر کا دیدار کرایا۔

جو شاہ قاسم کی شکل میں (اللہ کا) اوتار ہے۔ اسکو صحیح اللہ مانئے۔ اس میں ذرہ برابر بھی
شک نہ کیجئے۔ اس (عقیدے) میں جو بھی نیکی کریں گے۔ وہ راہ حق پر نہیں مگر فاسق
ہیں۔ جس کے پاس پہلے کے اوتاروں کی نیکیاں نہیں ہیں۔ وہ امام حاضر کو جو اللہ کا اوتار
ہے نہیں پہچان سکتے۔

حوالہ: گنان مومن چیتامنی از سید امام شاہ جمعہ مقدس گنان صفحہ نمبر ۱۴۰
یکے از مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی۔

૨૯૬

હકક અરૂપી રૂપ હોઈ આવે, સો હરિજન મોમન મન ભાવે; ૧૩૦
અર્થ: પુદાવક આલમીન નિરંજન નિરાકાર છે. પણ તે પોતાની ઈચ્છાથી શરીર
ધારણ કરી પ્રગટ થાય છે, ત્યારે મોમન તેમજ ભક્તોના મન પ્રકૃષ્ટીત
થાય છે, યાને આનંદ પામે છે.

અનંત કલ્પ જુગ બીતે આગ, તીસમ છુટે જીવ સો જો નિંદમે ભગે; ૧૩૧
અર્થ: અગાઉ ધણા કલ્પ અને યુગ થઈ ગયા તેમાં જે જીવ અક્ષતની ઉધમાંથી
જન્મ્યા તેઓએજ મુક્તિ મેળવી.

તીનકી ખાસિયત કીતની ગાવે, કહત કહત પાર ન આવે; ૧૩૨
અર્થ: તેના ગુણ ધર્મનું કેટલુંક વર્ણન થઈ શકે? ગમે એટલું કરો તે પણ
તેનો છેડો આવે નહિ.

સત ભુગમે ચતુર રૂપ લીને, ચતુર ભગત ચીને પરવીને ૧૩૩
અર્થ: સતયુગમાં યાને પહેલા યુગમાં પુણ્ય આલમીનનું તુર ચારરૂપે પ્રગટનું.
તેમાં ચાર ભક્તો તેને આજીવ્યા.

પાંચ કોટી પહેલાજ રૂપદાઈ, ચુને હો મોમન મન ભોઈ; ૧૩૪
અર્થ: હે મોગ મોમનભાઈ તમે સાંજે જો પાંચ કોટીશ પહેલાંજ તે વખતમાં
સુખ મકાને પહોંચી જાવો.

ત્રેતામે ત્રીન રૂપ ધરાવ્ય, હરિ સતે સોહી પદ પાવ્યે; ૧૩૧
અર્થ : ત્રેતા યુગમાં ખુદાવંદ આલમનું નુર ત્રણ રૂપે પ્રગટ્યું તેમાં સાતે કરોડીશું,
હરિશ્વંર એ પદવીને પામ્યા અને અમર થયા.

દુઆપુર બુગમે દોઝે અલખ લીખાવે, નવ કોટીશું પાંડવ પાવે; ૧૩૬
અર્થ : ખુદાવંદ નિરંજન નિરાકારે દ્વાપુર ચાને ત્રીજા યુગમાં બે સ્વરૂપમાં
પોતાના નુરને પ્રગટાવ્યું તેમાં નવ કરોડી સાથે પાંડવો એ રૂપને
ઓળખ્યા. (૩૬)

કલબુગમે નકલકી સરેપા, સખ જીવનકે સાહેબ સુપા; ૧૩૭
અર્થ : ખુદાવંદ આલમીનું નુર કલ્પયુગમાં નકલકી સ્વરૂપે પ્રગટ થયેલ છે
અને તે બધા જીવના સહેનચાહ છે.

ખાલક ખેલ એક દિન કરેહી, કુડ કપટ સખ પાખડ હરેહી; ૧૩૮
અર્થ : દુનિયાને પદા કરનાર ખુદાવંદ આલમીન એક દિવસ એવી રમત કરશે
જે કુડ-કપટ જેવા બધા પાખડોના ખાલ કરશે.

મોલાઅલી બખ હન ધરાવે, દા કરા અનંત મોક્ષ તખ પાવે; ૧૩૯
અર્થ : મોલાઅલી બ્યારે દુનિયામાં રાજ્ય કરશે ત્યારે બાર કરોડ અને

خلاصہ

اس کتبک میں خداوند عالم کا ظوہر انسانی جسم میں ہے اور وہ ساری روحوں کا شہنشاہ
ہے (یعنی امام حاضر)۔

حوالہ : ینان برہم پرکش از پیر شمس الدین مقدس گینانوں کا مجموعہ ۲۹۶
یہ از مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی۔

મુમન ચેતામણી

એજ	ખીખી	ફાતમા	વોરાવજે,
તે	હજરત	અલી	ઘેર નાર;
તેને	તમે	ત્યાં	આલજે,
દેજી	દેજમાંહે	ખવાજા	ચાર-ચેતો ૧૧૦
એજ	તે	ખવાજા	રહેશે હજુરમાં,
તે ઉપરે	ખીખી	ફાતમા	ધરશે ખ્યાર;
તેની	દુઆએ	તેતો	વીજશે,
તેના	થાશે	બહુ	પરીવાર-ચેતો ૧૧૧
એજ	તેતો	માનશે	મોલા અલીને,
શ્રેવા	કરશે	ધરી	બહુ પીઆર;

तेना अलाह ते अली कहीओ,
 ने केध आलशे धतभार, येतो० ११२
 ओल अली अलाह ने केध मानशे;
 तेना पीर ते नणी मुहम्मद अवतार,
 ने नलुपीनी आल माड्या उपजशे;
 ते पीर मुसद्वे सार. येते. ११३
 ओल आल अलीलुनी सही करी मानशे,
 ने याशे ते ज्वान्तनो परीवार;
 साथे सीदके ते आलशे,
 अली मुहम्मदनी आल उपर राभशे पीआर.-येतो० ११४
 ओल तेना धमान अमे राभसु,
 न्यारे वरतसे कलजुग कलीकार;
 तेने पोताना करी राभसु,
 आगण भाडाहन भांडे उतारसु पार.-येतो० ११५
 ओल तारे नणी मुहम्मद गोलीया,
 तमे सांभणो परवरदिगार;
 तभारे हरमाने अमे आलसु,
 तमे भेडर करो सीरजबुडार.-येतो० ११६
 ओल ते अली मुहम्मद ओक छे,
 तेना नाभना नुआ गुआ विचार;
 अली कीरतार विपशु कहीओ,
 नणी मुहम्मद प्रह्मालुनो अवतार. येतो० ११७

جو کوئی بھی یقین سے اس کے اللہ کو علی کہتے ہیں اور جو اللہ کو علی ہی مانتے ہیں۔
 حضرت علی نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا پیر کی حیثیت سے تقرر کیا وہ یعنی علی اور محمد دونوں
 ایک ہیں۔

لوگ ان کو الگ الگ خیال کرتے ہیں۔

حضرت علی کو خالق و شہنو کہتے اور نبی حضرت محمد پر ہما جی کا اوتار ہیں۔

حوالہ: کنان مؤمن چیتامنی از سید امام شاہ محمد مقدس گنان صفحہ نمبر ۱۰۹

یکے از مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی۔

મુગન ચેતામળી

એણે	અમને	જેણે	હુકમ	કરીઆ,
એને	મુદ્રીઆ	તમે	પાસે	સરદાર:
સોહી	અમે	એને	વાણુતા,	
તે	માહે	શક	નહીરે	લગાર-ચેતો ૬૪
એણે	તારે	નળી	મુહમ્મદ	એમ બોલીઆ,
ભાઈ	મલાએક	તમને	કહુ	વીચાર:
અમને	પોતે		આગળાવીઆ,	
એ	છે	સુધીનો	સરજનાદાર	ચેતો ૬૫
એણે	અલી	તે	તા	અહી અહીક કહીએ,
તેમાં	આછો		નહીરે	લગાર:
અમે	એને	માનીઆ	ચીદકસુ,	
એનું	નામ	છે	અલ્લશાનહુ	આકાર-ચેતો - ૬૬
એણે	ચીદક	બરકક	અલી	કાકએ,
તે	આદ	નીરંજનના		અવતાર:
તારે	નળી	મુહમ્મદને	નહુ	અલામ કરી:
મલાએક	ગયા	પોતાને	હુઆર	ચેતો ૬૭
એણે	મલાએક	ત્યાંથી	માથે	ગયા,
પોહાંચ્યા		હવુર		પરવરદીગાર:
તારે	કરનસુ	કરી	ઉભા	રહ્યા,
તારે	દીકો	તે	અલીજનો	આકાર ચેતો ૬૮
એણે	મોલા	મુસ્તાફાલી	ફનીયા	માહ બાહર યયા,
તેની	કુદરતનો	નહિ	કોઈ	પાર;
દોને	ઈસ્લામ	એથી	પયદા	ધયો,
તે	કારણે	માથેથી	ઉતર્યા	ફલફલને બુલકીકાર ચેતો ૬૯
એણે	તેણે	મારી	મુસલમાન	કયા
હીન્દુ	હતા	તેનો	નહિ કોઈ	સુમાર
દીન	પોતાનો		બાહર	કરીયો,
તેના	નળી	મુહમ્મદને	કાઘા	સરદાર-ચેતો ૧૦૦
એણે	નળી	મુહમ્મદ	સત	બ્રહ્મા કહીએ,
તેનાં	કરજદ	બાબા	કાતમી	સાર:
તારે	નળી	મુહમ્મદને	ચીન્તા	ઉપની,
એનો	કોણ	તે	થાશે	ભરથાર-ચેતો ૧૦૧

اس وقت نبی محمد نے یہ بتایا کہ بھائی فرشتو آپ کو ایک بہت ہی اچھی بات بتاتا
ہوں کہ جب میں پیدا ہوں تو انبیا نے اپنا تعارف مجھ کو خود ہی کرایا کہ وہی تو (علی)
پروردگار کا خالق ہے۔

اس سے علی کو صحیح اللہ کہئے۔ اس عقیدہ میں ذرہ برابر کمی نہ کریں۔ ہم نے (محمد نے) اسکو
(علی کو) صدق دل سے مانا کہ وہ (علی) جل شانہ کا ”عکس“ ہیں۔

مولیٰ مرتضیٰ علی کا داریں ظہور ہوا۔ ان کی قدرت ”اقتنای“ ہے۔ ان ہی سے دین اسلام
پیدا ہوا اور ان کے لئے آسمان سے دلدلی اور ذوالفقار اترے۔ اور نبی محمد کو انہوں نے
(علی نے) اپنا سردار بنایا۔ ان ہی نبی محمد کو بھگوان برہما کہئے۔

حوالہ: گنگان مومن چیتامنی از سید امام شاہ مجمعہ مقدس گنگان صفحہ نمبر ۱۰۷
یکے از مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی۔

(۷)

બાદ ફરમાયું,

“આ કામ થલું મહાન અને ગંભીર છે. જો તમે
તમારી રાહ પુરીથી ન આવ્યા હો તો તેનો અર્થ કાંઈ
નથી, અને તમારા ઉપર કોઈ જબરજસ્તી નથી.”

જવાબમાં સૌએ અરજ કરી,

“અમે સૌ રાહ પુરીથી આવ્યા છીએ, અમારા
ઉપર કોઈએ હથાણું ફરેલ નથી.”

બાદ મૌલાના હાઝર ઈમામે ફરમાયું,

“તમે સદગા જો રાહ પુરીથી ઇસ્મે આઝમ લેવા
આવ્યા છો તો અમે તમોને ઘણી પુરીથી ઇસ્મે આઝમની
ઈનાયત કરશું. આ કામ થલું જ ખાતરી છે, તમે બહુ
ચોકસાઈથી ઇસ્મે આઝમને સંભાળજો અને તેને યાદ
રાખજો. આ વિષે તમે કોઈ બીજાને તેમજ તમારા આપ-
સમાં પણ વાત નહિ કરજો. આ શબ્દ કોઈને પણ ફહેલો
નહિ. તમારા ભાઈઓ, બહેનો, માવિત્રો અથવા બીજા કોઈ
ઇસમાઈલી અથવા અન્ય કોઈ સાથે પણ આ બાબત વાત
નહિ કરજો. આ ઘણું ખાતરી છે. અને તે તમારા-એક
એકના વ્યક્તિગત રીતે-અને અમારા વચ્ચે એક સાંકળ
(Link) સમાન છે.”

અમે તમોને જે ઇસ્મે આઝમ ઈનાયત કરીએ છીએ
તે ઉપર બરાબર પ્રેક્ટીસ કરશે અને તેના ઉપર મુસ્તક્રીમ
રહેશે તો આવતા અમુક વરસોમાં આ સાંકળ મજબુત,
મજબુત અને મજબુત થતી જશે અને જેમ જેમ મહેનત

اسم اعظم کی عنایت

مولانا حاضر امام شاہ کریم الحسنی نے فرمایا۔

آپ سب لوگ اپنی خوشی سے اسم اعظم لینے کے لئے آئے ہیں تو ہم بھی بہت خوشی کے ساتھ اسم اعظم عنایت کریں گے۔

یہ کام بہت ہی خاگی (پرائیویٹ) ہے اسی اسم اعظم کی بہت ہوشیاری سے حفاظت کرنا اور یاد رکھنا اس سلسلہ میں کسی اور کے ساتھ یا آپس میں کوئی بات نہ کرنا یہ لفظ کسی کو نہ بتا۔ اس سلسلے میں تمہارے بھائی، بہن، ماں، باپ اور کوئی دیگر اسماعیلی یا کسی اور شخص سے کسی قسم کی بات نہ رہی کام کے وقت ہی خاگی (پرائیویٹ) ہے۔ یہ کام ہر ایک فرد اور ہمارے درمیان قرامطہ کی کڑی ہے۔“

افغان چہارم کے مقدس خاگی (پرائیویٹ) فرامین کا مجموعہ حصہ اول صفحہ نمبر ۷
حوالہ: گنان مومن چیتامنی از سید امام شاہ محمد مقدس گنان صفحہ نمبر ۱۰۶
یکے از مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی۔

(3)

نام نیرنجن کے ہوا جاتی، ایک جاتی ایک جاتے سیکھتی.

نیرنجن نیراکار چودانا نام جاتی کے جات ہے. ایک جاتی کے لئے افسانہ
جیون سیکھتی کے جیون واکھ اچھا विशेषواणा છે.

ઉત્તમ સખ કહીએ જાતી, ઔર ભયે સખ નામ સિક્ષાતી.

જાતી નામ જે અસ્લાહ છે તે સૌથી ઉત્તમ છે. બાકીના નામો શરીરના જે
છે તે વિશેષવાणा છે.

જીવ મોલા એન આન કહાયા: તીત, જાહેર નામ ધરમ ધરમ,
જે ખુદા અહિં અને ત્યાં કહેવાય છે. ત્યાં તેણે શરીર ધારણ કરી જાહેર
અસલ નામ ધારણ કર્યું.

જો ઉત થા સો પ્રત હો આયા, વહાં ઉપર સખ ભેખ બનાયા,
જે ત્યાં હતો તે અહીં આવ્યો છે. અને ત્યાર પછી અધા રૂપો બનાવ્યા છે.

માન ગુમાન કરો મત કોમ : એ વિતરણ સો ધન ફન ધ.

દેધમે પોતાના મનમાં વસવસો રાખવો ન : એ ત્યાં હતો તેજ આ તરીકામાં
યાને હસમની રૂપ : આપો છે.

હોયું રહ્યા હોયે ફન સોધ, ય : આ મીટ ન કોધ.

એ પ્રકારે તે થઈ રહ્યો છે એજ પ્રકારે ફેવાવો છે એ લખાયેલું છે
મટાડનાર કોધ નથી.

એ સખ આલમ ગયેલ કહાવે, પાકી ન કહી ન બવે.

એ બધી વાતો આલમે ગએલના કહેવાય છે : આ તો ન વર્ણવી શકાય
એવી છે.

ખલકત ફે : ન પાવે, સખજ પાક જહુર કહાવે.

ફનિયા તેના નામના ભેદને પામી શકતી નથી બધી મીતે પાક જહુરની
જહુરાત છે

રે ટુંદી

એ મારા સાચા સાંધીયા મોલા ટુંદી

ના તીન નામ ને ધમ હય, ના બીન નામ ને કમ
એ લો નામ ન કહીએ, તો સખ વાં કે હય ન રે.

خلاصہ

جو وہاں اور یہاں خدا کہلاتا ہے اس نے انسانی جسمانی شکل میں ظہور کیا اور اپنا نام

رکھا۔

حوالہ: گنان بوج نرنجن از پیر صدر الدین مقدس گنان کا مجموعہ صفحہ نمبر ۳۵

یکے از مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی۔

خلاصہ :- فقیر کی مندرجہ بالا عبارات سے خود بخود واضح ہو جاتا ہے کہ مذہب

آغا خانی کو ذرہ بھر بھی اسلام سے تعلق نہیں کیونکہ اصول اسلام ذیل میں سے کوئی ایک

عقیدہ بھی آغا خانی مذہب میں نہیں پایا جاتا ہے۔

(۱)۔ توحید :- آغا خانیوں کا کلمہ حضرت علی پر اللہ کے اوتار (نعوذ باللہ) کی

حیثیت سے ایمان رکھتا ہے یعنی (نعوذ باللہ) علی اللہ ہیں اور آغا خان (نعوذ باللہ)

حضرت علی کے اوتار ہیں اور نور خداوندی کے مظہر ہیں۔ امام آغا خان کی الوہیت میں کسی کو شامل کرنا شرک ہے۔

۲۔ رسالت۔ نعوذ باللہ ہمارے آخری پیغمبر نبی کریم ﷺ کو امام اول علی نے پیر مقرر کیا اور علی نے ان کو نور ہدایت عطا کیا۔ اور ان کا کام یہ تھا کہ وہ علی کی رہنمائی میں اسلام کی تبلیغ کریں۔

اس کے بعد ائمہ نے جتنے پیر (رجت) مقرر کئے وہ سب نبی کریم جناب محمد کے اوتار ہیں اور نور ہدایت کے مالک ہیں۔

کبھی کبھی ائمہ پیر (حجت) کا منصب بھی اپنی ذات میں رکھتے ہیں اور ایسی صورت میں امام شاہ بھی ہوتا ہے، پیر بھی اور حجت بھی اس طرح اس میں دونوں نور یعنی نور الہی اور نور ہدایت ہوتے ہیں اور وہ اللہ اور رسول دونوں کا اوتار ہوتا ہے یہی صورت موجودہ امام کی ہے۔ جو دونوں نور کا مالک ہے اللہ اور رسول دونوں کا اوتار ہے اور اس لئے پیر شاہ کہلاتا ہے۔ مختصر موجودہ امام آغا خان اللہ بھی اور رسول بھی (نعوذ باللہ)

(۳)۔ قرآن۔ قرآن پاک کتابی شکل میں صامت ہے یعنی گونگا اور بہرہ جبکہ امام آغا خان قرآن ناطق ہے لہذا آغا خان کے فرامین کی حیثیت ایسی ہی ہے جیسی قرآن پاک کی۔

ب۔ قرآن پاک جو مسلمانوں کے پاس ہے اس کا متن تحریف شدہ ہے اس میں سے دس پارے حذف کر دیئے گئے ہیں اور اس میں کافی حصہ اضافہ شدہ ہے۔

(۴)۔ قبلہ۔ مکہ معظمہ میں بیت اللہ حقیقت میں قبلہ نہیں ہے۔ امام آغا خان ہی اس مسلک کے اعتقادات کے مطابق قبلہ ہے ان کا کہنا ہے کہ کیونکہ امام آغا خان میں نور الہی کا حامل ہے لہذا اس کا جسم حقیقت میں قبلہ ہے اور اسی لئے اس کا دیدار۔ آغا خان کا درشن

ہی تمام گناہوں کو زائل کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب کبھی آغا خان اپنے جماعت کے افراد کے پاس آتے ہیں تو دیدارِ درشن کی تقریب منعقد کی جاتی ہے۔ اور اس کی سطح حج کے برابر سمجھی جاتی ہے۔

(۵) - نماز صلوٰۃ عبادت:- جب اس مسلک میں نہ قبلہ ہے نہ قرآن ہے تو پھر آغا خانیوں کے لئے نماز کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اسی لئے آغا خانیوں کے یہاں مساجد نہیں ہیں لیکن آغا خان مسلمانوں کو مساجد کی تعمیر کے لئے عطیات دیتا ہے تاکہ اس کو مسلم سمجھا جائے۔

(۶) - رمضان کے روز:- آغا خانی ماہ رمضان کے فرض روزے نہیں رکھتے برصغیر ہندوپاک میں ایک کہادت مشہور ہے، رواجیا کھوجا! تقیہ کے تحت ان کا کہنا ہے کہ وہ روزے رکھتے ہیں لیکن ان کے یہاں تاویل کے اعتبار سے روزہ کا مطلب اپنے مسلک کے اصولوں کو مخفی رکھنا ہے اور یہ روزے سال کے ۳۶۵ دنوں پر محیط ہیں۔

۷ - زکوٰۃ:- زکوٰۃ کی بجائے قومی روحانی عبادتوں کی شکل میں مختلف قسم کی ادائیگیاں ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک تفصیلی کتابچہ آپ کے ہاتھوں میں پہنچ جائیگا۔ لیکن چند چیزیں بطور مثال کے بیان کی جاتی ہیں۔

اس وقت تک نجات نہیں ہو سکتی جب تک اپنی کل آمدنی کا دسواں حصہ یعنی دسوند ادا نہ کیا جائے۔ ردیت ہلال پر اس رقم کو متعلقہ جماعت خانہ کے سربراہ کے پاس جمع کرانا لازمی ہے۔

اس طرح آغا خان جب بھی پاکستان آتے ہیں۔ کروڑوں روپیہ مندرجہ بالا روحانی عبادت کی شکل میں کمالیتے ہیں۔ اسکی تفصیل علیحدہ کی جا رہی ہے اس موقع پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس طرح جو روپیہ ڈیڑھ سو سال سے جمع ہو رہا ہے وہ آخر کہاں جاتا

ہے؟

(۸)۔ حج :- نہ تو آغا خان خود حج کرتے ہیں اور نہ ان کے مرید، کیونکہ ان کے اعتقادات کے اعتبار سے آغا خان اللہ بھی ہے اور قبلہ بھی لہذا اس کا دیدار یعنی امام کا درشن حج کے برابر ہے۔

(۹)۔ جماعت خانہ :- آغا خانیوں کی واحد عبادت گاہیں یعنی جماعت خانے کبھی بھی قبلہ رخ نہیں بنائے جاتے اور نہ کبھی ان میں نماز (صلوٰۃ) ادا کی جاتی ہے اور نہ ان سے اذان کی آواز آتی ہے۔ دراصل یہ اس باطنی مسلک کی عبادت کے ٹھکانے ہوتے ہیں۔

واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم بالصواب

وصلی اللہ تعالیٰ حبیبہ الکریم الامین وعلی آلہ و اصحابہ اجمعین

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری

ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

۲۳ محرم ۱۴۲۰ھ۔ بہاول پور۔ پاکستان

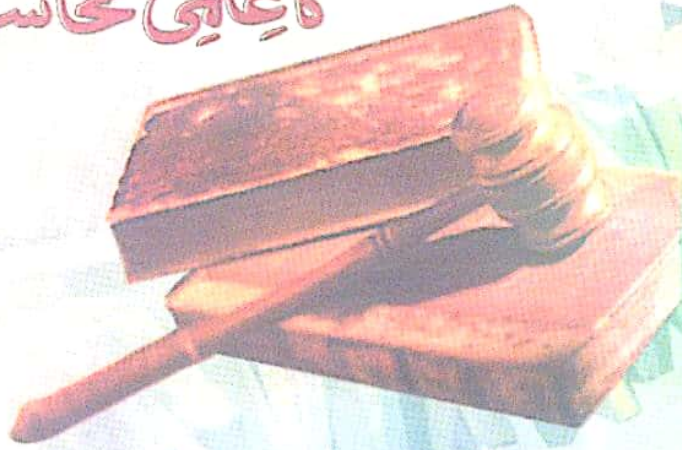
رضاء پبلشنگ

عطاری کتب خانہ، G.K. 2/44، شہید مجید کھارادر، کراچی، موبائل : 0300-2128116 0303-6208968

نمبر	کتب	قیمت	تعداد
۱	اسلام کا نظام تبلیغ اور دعوت اسلامی علامہ حبیب الرحمن سعیدی مدظلہ العالی	36/=	
۲	پندرہویں صدی کا مجذوبہ کون؟ علامہ حبیب الرحمن سعیدی مدظلہ العالی	18/=	
۳	۱۲ ربیع الاول تاریخی واقعات، یا وفات؟ علامہ حبیب الرحمن سعیدی مدظلہ العالی	45/=	
۴	بچوں کے اسلامی نام (بہود نام رکھنے کے فضائل و حقیقت کے احکام) محمد فضیل رضاء عطاری	40/=	
۵	ایصال ثواب کی شرعی حیثیت علامہ حبیب الرحمن سعیدی مدظلہ العالی	46/=	
۶	ننگے سر نماز کی حقیقت علامہ حبیب الرحمن سعیدی مدظلہ العالی	28/=	
۷	میرے سہر واری رضی اللہ عنہ محمد فضیل رضاء عطاری	6/=	
۸	تبرید العینین فی ترک رفع یدین علامہ حبیب الرحمن سعیدی مدظلہ العالی	(زیر طبع)	
۹	تحقیق فاتحہ خلف الامام علامہ حبیب الرحمن سعیدی مدظلہ العالی	(زیر طبع)	
۱۰	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ پروفیسر محمد الیاس برنی	(زیر طبع)	
۱۱	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ پروفیسر محمد الیاس برنی	(زیر طبع)	
۱۲	آئے نبی مصطفیٰ ﷺ کیست محمد عارف عطاری	20/= 30/=	C/60 C/D
۱۳	یاشہ جیانی رضی اللہ عنہ منقبت مرس	20/=	C/60

قادیانی مذہب

کا عابی محاسبہ



سابق صدر شعبہ معاشیات
جامعہ عثمان حیدر آباد، دکن

پروفیسر محمد الیاس برنی

از قسم

مولانا فضیل رضا قادری عطاری

بہتمام

ناشر

عطاری کتب خانہ، G.K.2/44، شہید مسجد کھارادر،
کراچی، پاکستان فون 0303-6208968

رضا پبلشنگ

